شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق ومحدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: **مبین احکام وتصدیقات اعلام**

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰحضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تابش شمشیر حرمین

مؤلف

حضرت علامہ اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

مع

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت
غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

مؤلف: الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: مبین احکام وتصدیقات اعلام

مترجم: حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

طباعت اوّل: ربیع الاول ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء

ناشرین: محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی

محمد مختار اشرف قادری رضوی

باہتمام: حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

بطلب من

دار النور

مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور اللہ ورسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام وتصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کرنے اور ماننے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کرنے یا سن کر حق دبائے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدهٗ ونصلي على رسوله الكريم

سلٰم منا ورحمة الله وبركاته
على سادتنا علماء البلد الامين ، و
قادتنا كبراء بلد سيد المرسلين ،
صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه و
عليهم اجمعين وبعد فان المعروض
على جنابكم ، بعد لثم اعتابكم ،
عرض محتاج فقير ، مظلوم اسير ،
ذي قلب كسير ، على عظماء كرماء ،
اسخياء رحماء ، يدفع الله بهم
البلاء والعنا ، ويرزق
بهم الهنا والغنا ، ان
السنة في الهند غريبة ، وظلمات الفتن
والمحن مهيبة ، قد استعلى الشر واستولى
الضر ، وتفاقم الامر ، فالسني الصابر على دينه
القابض على الجمر ، فوجب على ذمة همة امثالكم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اس کی
برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے
عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالٰی
درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی اور
سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی
جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند
بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ ، عظمت والے
کریموں ، سخا والے رحیموں سے عرض کرے جن کے
ذریعے سے اللہ تعالٰی بلا و رنج دور فرماتا اور اُن کی
برکت سے خوشی وسود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ
مذہب اہل سنت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں
اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب۔ شر بلند ہے اور ضرر غالب
اور کام نہایت دشوار ، تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا
ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے

السادة القادة الکرام ؛ اعانةُ الدین ؛
واھانة المفسدین ؛ اذلیس بالسیوف
فبالاقلام ؛ فالغیّاث الغیاث یاخیل الله ؛
یافرسان عساکر رسول الله ، اَمِدّونا عُدَّةً
، واَعِدّوا الدفع الاعداء عُدّةً ، وشُدّوا
عضُدنا فی ھذہ الشدة ، ومن المیسور ؛
علی قدر المقدور ، فی ابانة ھذہ الامور ؛
أن رجلا من علماء بلادنا ، الملقب علی لسان
عمائدنا واسیادنا ، بعالم اھل السنة والجماعة
، وقف نفسہ علی دفاع تلک الضلالة و
والشناعة ؛ فصنف کتبا ، والف خطبا ؛
تنوف کتبہ[1] علی مائتین ، بھا للدین
زین ، وجلاءٌ للرین ، منھا شرح علقہ
علی المعتقد المنتقد ، سماہ
المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث
شریف منہ علی اصول البدع الکفریة ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور ذلیل
مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی
فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج
کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور
دفع دشمناں کے لیے سامان مہیا کرو اور اس
سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے
ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات ہے
کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے
سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالم اہلِ سنت
جماعت سے ملقب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور
قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف
کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں[1] دو سو
سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور
زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد
کی شرح "المعتمد المستند" ہے اس کی ایک
مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

[1] [illegible] اما الآن فقد نافت وبالله الحمد علی اربع مائة [illegible] ——— یہ شمار اس وقت کا
اور اب بفضلہ تعالیٰ چار سو سے زائد تصانیف ہیں [illegible] ——— میں کہتا ہوں یہ خبر بھی [illegible] حیات کی ہے
پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ——— پھر وہ تصنیفات اہلِ سنت دیگراں کو اپنے خانے میں [illegible]
[illegible] ——— [illegible] تصنیفات [illegible]
[illegible] ——— اور اس کی صداقت
[illegible]
[illegible] ——— صدقت یاسیدی لاریب فیہ [illegible] فضل الله [illegible]
[illegible] احمد رضا [illegible]

[illegible] (جیسا کہ [illegible] ص ٢٢٠ ج ٢) ۔

الشائعة الآن فی الدیار الھندیة ؛
تعرض منھا ذکر بعض الفرق بلفظہ
لیتشرف منکم بنظرة وتصدیق ؛ و
تفرح السنة ؛ ویفرج عنھا کل محنة ؛
بعون التصویب منکم والتحقیق ؛ وقد ذکر
صریحاان ائمة الضلال ؛ الذین سماھم
ھل ھم کما قال ؛ فقالہ فیھم بالقول
حقیق ؛ ام لا یجوز تکفیرھم ؛
ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم ؛
وان انکروا ضروریات الدین ؛
وسبوا الله رب العلمین ؛ وسبوا
رسولہ الامین المکین صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ؛ وطبعوا
واشاعوا کلامھم المھین ؛ لانھم
علماء مولویة ؛ وان کانوا من الوھابیة
، فتعظیمھم واجب فی الدین ، وان
شتموا الله وسید المرسلین ، صلی الله تعالیٰ
علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین ، کما تزعمہ
بعض الجھلة من المذبذبین ، فیا سادتنا بینوا
نصرالدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم
وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی و
وازالة الاوھام للقادیانی وصورة فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں
اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت
میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ
تصدیق سے مشرف ہو اور سُنّت شاداں اور مسرور ہو
اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہلِ سنت ہر
سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمایا ہے کہ وہ سردارانِ
گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی
ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں ان پر
لگایا سزاوار قبول ہے یا ان لوگوں کو کافر کہنا
جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے
اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں اور اللہ ربّ العلمین
اور اُس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا
یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے
وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم
شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں
جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان
مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے
رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ
جن کا نام مصنف نے لیا اور اُن کا کلام نقل کیا اور
ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی
اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوے

رشید احمد الکنکوهی فی فوتوغرافیا و البراهین القاطعة حقیقة له ونسبة لتلمیذہ خلیل احمد الانبهتی وحفظ الایمان لاشرف علی التانوی معروضات ، مضروبۃ بخطوط ممتازة علی عباراتها المردودات) هل هم فی کلماتهم هذہ منکرون لضروریات الدین ، فان کانوا وکانوا کفار ، أم مرتدین، فهل یفترض علی المسلمین اکفارهم کسائر منکری الضروریات ؛ الذین قال فیهم العلماء الثقات ؛ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر ، کما فی شفاء السقام والبزازیة ومجمع الانهر والدر المختار وغیرها من الکتب الغرر ؛ ومن شك فیهم او وقف فی تکفیرهم ؛ اوعظمهم اونهی عن تحقیرهم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛ لازلتم بفضل الله مفیضین ؛ علی المسلمین احکام الدین ؛ امین ؛ والصلاة والسلام علی سید المرسلین ؛ محمد واله وصحبه اجمعین ؛

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے۔ اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گیے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں ؟۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا انھیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے ؟ آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے رہیں۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔

قال فی المعتمد المستند

المعتمد المستند میں

بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرۃ

اولا یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی به کل مدع للاسلام منکر لشیٔ من ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی الصلاة خلفه وعلیه والمناکحة والذبیحة والمجالسة والکالمة وسائر المعاملات حکمه حکم المرتدین ؛ کما نص علیه فی کتب المذهب کالهدایة والغرر وملتقی الابحر والدر المختار ومجمع الانهر و شرح النقایة للبرجندی والفتاوی الظهیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة الندیة والفتاوی الهندیة وغیرها متونا وشروحا وفتاوی) ما نصه ولنعد بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا من هؤلاء الاشقیاء ، فان الفتن داهمة ؛ والظلم متراکمة ؛ والزمان کما اخبر الصادق المصدوق صلی الله تعالی علیه وسلم یُصبح الرجل مؤمنا ویُمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا والعیاذ بالله تعالی فیجب التنبیه علی کفر الکافرین المتسترین باسم الاسلام ولاحول ولاقوۃ

دعوی اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اُس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر و درمختار ومجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاوی ظہیریہ و طریقۂ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاوی عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاوی میں تصریح ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالی تو اُن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الا باللہ۔

فمنهم المرزائية ونحن نسميهم الغلامية نسبةً الى غلام احمد القاديانى دجالٌ حدث فى هذ الزمان فادّعى اولاً مماثلة المسيح وقد صدق واللّٰه فانه مثل المسيح الدجال الكذاب ثم ترقّى به الحال فادّعى الوحى وقد صدق واللّٰه لقوله تعالىٰ فى شان الشيطين يُوحى بعضهم الى بعضٍ زُخرفَ القولِ غرورا۔ امّا نسبة الايحاء الى اللّٰه سبحنه وتعالىٰ وجعْلُه كتابه البراهين الغلامية كلام اللّٰه عز وجلّ فذٰلك ايضا مما اوحى اليه ابليس أن خُذ منى وانسب الى اله العلمين ثم صرح بادعاء النبوة والرسالة وقال هو اللّٰه الذى ارسل رسوله فى قاديان وزعم ان مما نزل اللّٰه تعالىٰ عليه انا انزلناه بالقاديان وبالحق نزل وزعم انه هو احمد الذى بشّر به ابن البتول وهو المراد من قوله تعالىٰ عنه ومُبشّرا

بتلائے ہوئے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف نسبت۔ وہ ایک دجّال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجّال کذاب کا مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادّعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العلمین کی طرف۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کردی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جس کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

برسُولٍ يّأتى مِن بعدِى اسمُهٗ احمد وزعم ان اللّٰه تعالىٰ قال له انك انت مصداق هٰذه الاية هو الّذى ارسل رسولهٗ بالهدٰى ودينِ الحقّ ليظهرهٗ على الدّينِ كلّه ثم اخذ يفضّل نفسه اللئيمة على كثير من الانبياء والمرسلين، صلوٰت اللّٰه تعالىٰ وسلامه عليهم اجمعين، وخص من بينهم كلمة اللّٰه وروح اللّٰه ورسول اللّٰه عيسىٰ صلّى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فقال

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اى اترك ذكر ابن مريم فان غلام احمد افضل منه واذ قد أُوخِذ بانك تدّعى مماثلة عيسىٰ رسول اللّٰه عليه الصلٰوة والسلام فاين تلك الآيات الباهرة التى اتى بها عيسىٰ كاحياء الموتٰى وابراء الاكمه والابرص وخلق هيأة الطير من الطين فينفخ فيه فيكون طيرا باذن اللّٰه تعالىٰ فاجاب بان عيسىٰ انما كان يفعلها بمسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان انكليزية قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۃ خدا و روح خدا و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص شان کے لیے خاص کرکے کہا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کردینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جِلانا اور مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہوجانا۔ تو اس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں اسی

ولولا اني اكره امثال ذلك لاتيت بها واذ قد تعود
الانباء عن الغيوب الآتية كثيرا وظهر فيه
كذبه كثيرا بشيرا ادّى وادّاه هذا الى ان ظهور
الكذب في اخبار الغيب لاينافي النبوة
فقد ظهر ذلك في اخبار اربع مائة
من النبيين واكثر من كذبت اخباره
عيسى وجعل يصعد مصاعد الشقاوة
حتى عدّ من ذلك واقعة الحديبية
فلعن الله من اذى رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم ولعن
من اذى احدا من الانبياء صلى الله
تعالى على انبيائه وبارك وسلم واذ
قد اراد قهر المسلمين على ان يجعلوه
اياه المسيح الموعود ابن مريم
البتول ولم يرض بذلك
المسلمون واخذوا يتلون فضائل عيسى
صلوات الله تعالى عليه قام بالنضال و
وطفق يدّعي له عليه الصلاة والسلام مثالب
معايب حتى تعدى الى امه الصديقة
البتول المصطفاة المطهرة المبرأة بشهادة
الله تعالى ورسوله صلى الله تعالى

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب
پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور
پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے
ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ
پیشین گوئیاں جھوٹی ہو جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ
پہلے چار سو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور
سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ
عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی
سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں
میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی
اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے
چاہا کہ مسلمان زبردستی اُسے مسیح ابن مریم بنا لیں اور مسلمان
اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے
فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے پے
اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں
بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ
تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ
اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عليه وسلم وصرّح ان مطاعن اليهود
على عيسى وامه لاجواب عنها عندنا
ولا نستطيع ردّها اصلا وجعل يزن
البتول المطهرة من تلقاء نفسه في
عدة مواضع من رسائله الخبيثة
عما يستثقل المسلم نقله وحكايته ثم
صرح ان لا دليل على نبوة عيسى قال
بل عدة دلائل قائمة على ابطال نبوته
ثم تسترق عن المسلمين ان ينفروا
عنه كافة فقال وانما نقول بنبوته لان
القرآن عدّه من الانبياء ثم عاد فقال لكن
ثبوت نبوته وفي هذا كما ترى اكذاب
للقرآن العظيم ايضا حيث حكم وقامت
الادلة على بطلانه الى غير ذلك من
كفرياته الملعونة اعاذ الله المسلمين
من شره وشر الدجاجلة اجمعين ومنهم
الوهابية الامثالية والخواتمية وقد
قصصنا عليك اقوالهم وشأنهم وانهم كانوا
وبانوا قبل وهم منقسمون الى الاميرية نسبة
الى امير حسن وامير احمد السهسوانيين والنذيرية
المنسوبة الى نذير حسين الدهلوي والقاسمية

گواہی سے چُنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح
کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رد کر سکتے ہیں
اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں
جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے
اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں
اُن کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان
اس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں
صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں
شمار کر دیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں
اور اُس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی
جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل
قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتمیہ** (یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود
جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال و اقوال اور یہ کہ وہ
تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ
امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الى قاسم النانوتى صاحب "تحذير الناس" وهو القائل فيه لو فرض فى زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلم نبى جديد لم يخل ذلك بخاتميته وانما يتخيل العوام انه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى اٰخر النبيين مع انه لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم الى اٰخر ما ذكر من الهذيانات وقد قال فى التتمة والاشباه وغيرهما اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اٰخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات اھ النانوتى هذا هو الذى وصفه محمد على الكانفورى ناظم الندوة بحكيم الامة المحمدية فسبحٰن مقلب القلوب والابصار، ولا حول ولا قوة الا بالله الواحد القهار العزيز الغفار، فهؤلاء الفرق المرتدة الخناس مع اشتراكهم فى تلك الداهية الكبرى، مفترقون فيما بينهم على اٰراء يوحى بها اليهم الشيطان غرورا، وقد فصلت فى غيرما رسالة

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں بٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنهم الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهى تقول اولا على الحضرة الصمدية تبعا لشيخه طائفته اسمٰعيل الدهلوى عليه ما عليه بامكان الكذب وقد رددت عليه هذيانه فى كتاب مستقل ١٣٠٧ھ سميته سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح وارسلته اليه وعليه بصيغة الالتزام من بوسطة وانت منه الرجعة بواسطتى امنذ احدى عشرة سنة و قد اشاعوا ثلث سنين ان الجواب يكتب كتب تطبع ارسل للطبع وما كان الله ليهدى كيد الخائنين، فما استطاعوا من قيام و ما كانوا منتصرين، والاٰن اذ قد اعمى الله سبحٰنه بصره[1] من قد عميت بصيرته من قبل فانى يرجى الجواب، و هل يجادل ميت من تحت التراب، ثم تمادى به الحال، فى الظلم والضلال، حتى صرح فى فتوى له رأيتها بخطه وخاتمه بعينى

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو۔ پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ "اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں ۱۳۰۷ھ رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھپا پا جائے گا۔ چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالٰی نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی بیچ کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور کیا خاک کے نیچے سے مردہ جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا

[1] هذا بحمد الله تعالى من كرامات المصنف قاله فى حياة الكنكوهى ثم اماته الله الكنكوهى ولم يقدر ان يجيب جوابا اه مصطفى رضا غفرله۔ یہ بحمداللہ تعالٰی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ فقرہ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں کہا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصطفیٰ رضا غفرلہ۔

وقد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرہا مع ردھا) " ان من یکذب اللہ تعالیٰ بالفعل ویصرح انہ سبحٰنہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منہ ھذہ العظیمۃ فلا تنسبوہ الی فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا بقولہ ، وانما قصارٰی امرہ انہ مخطئ فی تاویلہ" فلا الہ الا اللہ انظر الی فخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل اولئک الذین اصمھم اللہ واعمیٰ ابصارھم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **ومنھم الوھابیۃ الشیطانیۃ** ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق[1] وھؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضا اذناب ذٰلک المکذب الگنگوھی فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وما ھی واللہ الا القاطعۃ لما امر اللہ بہ ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق" گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ اس نے تاویل میں خطا کی ۔ تو لا الٰہ الا اللہ عزوجل کے امکان کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھو کیونکر وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یونہی سنت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ** اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[1] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ ان

[1] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیطان الطاق ام منہ غفرلہ۔ وہ فرقہ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا ۱۲ منہ غفرلہ

شیخھم ابلیس اوسع علما من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھذا نصہ الشنیع بلفظہ الفظیع ص ۵۱ "شیطان وملک الموت کو" الخ ای ان ھذہ السعۃ فی العلم ثبتت للشیطان و ملک الموت بالنص وای نص قطعی فی سعۃ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی ترد بہ النصوص جمیعا ویثبت شرکا وکتب قبلہ ان ھذا الشرک لیس فیہ حبۃ خردل من ایمان فیا للمسلمین ، یا للمؤمنین بسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم اجمعین ، انظروا الی ھذا الذی یدعی علو الکعب فی العلوم والاتقان وسعۃ الباع فی الایمان والعرفان ، ویدعی فی اذنابہ بالقطب وغوث الزمان ، کیف یسب محمدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملأ فیہ ویؤمن بسعۃ علم شیخہ ابلیس ویقول لمن علمہ اللہ مالم یکن یعلم وکان فضل اللہ علیہ عظیما الذی تجلی لہ کل شیء وعرفہ وعلم ما فی السمٰوٰت والارض وعلم ما بین المشرق والمغرب وعلم علم الاولین والآخرین کما نص علی کل ذٰلک الاحادیث الکثیرۃ

پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بد الفاظ میں ص ۵۱ پر یوں ہے "شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اور اس سے پہلے لکھا کہ "شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے"۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ علم وتحقیق کا رتبہ میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعت علم پر ایمان لاتا ہے اور وہ جنھیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انھیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انه أی نص فی سعة علمه فهل لیس
هذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد
صلی الله تعالی علیه وسلم وقد قال فی
نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم
منه صلی الله تعالی علیه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب
من غیر فرق لا نستثنی منه صورة
وهذا کله اجماع من لدن الصحابة
رضی الله تعالی عنهم ثم اقول
انظروا الی آثار ختم الله تعالی
کیف یصیر البصیر اعمی و
کیف یختار العمی علی الهدی
یؤمن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذا جاء ذکر محمد رسول الله
صلی الله تعالی علیه وسلم
قال هذا شرک وانما الشرک اثبات الشریک
لله تعالی فالشیء اذا کان اثباته لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل
الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد
شریکا لله تعالی فانظروا کیف
امن بان ابلیس شریک له سبحنه

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ "اُن کی وسعت علم میں
کونسی نص ہے" کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں
گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو
گالی دینے والے کا ہے اصلا فرق نہیں اس میں سے ہم
کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر
صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کے اثر
دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہ حق چھوڑ
کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے
علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ
وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا
نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے
تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا
شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے
یقیناً شرک ہو گا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو
ابلیس لعین کو اللہ عزوجل کیساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشرکة منتفیة عن محمد صلی الله
تعالی علیه وسلم ثم انظروا الی غشاوة
غضب الله تعالی علی بصرہ یطالب فی علم محمد
صلی الله تعالی علیه وسلم بالنص ولا یرضی به
حتی یکون قطعیا فاذا جاء علی سلب علمه صلی الله
تعالی علیه وسلم تمسک فی هذا البیان نفسه علی
شاء بستة اسطر قبل هذا الکفر المهین بحدیث
باطل لا اصل له فی الدین ، وینسبه کذبا
الی من لم یروه بل رده بالرد المبین ، حیث
یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سرہ) عن
النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال) لا اعلم
ما وراء هذا الجدار اھ مع ان الشیخ قدس
الله تعالی سره انما قال فی مدارج النبوة
هکذا اشکل ههنا بان جاء فی بعض الروایات
ان قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
انما انا عبد لا اعلم ما وراء هذا الجدار وجوابه
ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به الروایة
اه فانظروا کیف یحتج بلا تقربوا الصلوة ویترک
وانتم سکری وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی
لا اصل له اه وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القری
لم یعرف له سند اه وقد عرضت قولیه هذین اعنی

رکھتا ہے ، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے
منتفی ہے - پھر غضب الہی کا گھٹاٹوپ اُس کی آنکھوں پر
دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر
بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں
صفحہ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے
ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں اصلا
اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے
جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رد کیا .
کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں . حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں
یوں فرمایا ہے . یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ
بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے
یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا
حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض
بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی
لا تقربوا الصلوۃ سے دلیل لایا اور وانتم سکری کو
چھوڑ گیا . یوں ہی امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ
اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا
اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی . اور میں نے اُس کے
یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الہی عزوجلالہ

ما اقترف من تکذیب اللہ سبحٰنہ وتنقیص
علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی
بعض تلامذتہ ومریدیہ فعارضنی وقال
ماکان شیخنا لیتفوّہ بامثال ھذا الکفر
فاریتہ الکتاب، وکشفت عن کفرہ الحجاب،
فألجاہ الاضطراب، الی ان قال لیس
ھذا الکتاب لشیخی انما ھو لتلمیذہ
خلیل احمد الانبھتی فقلت ھو قد قرّظ
علیہ وسماہ کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا
ودعا اللہ تعالی ان یتقبلہ وقال ھذا الکتاب
دلیل واضح علی سعۃ نور علم مؤلفہ وفسحۃ
ذکائہ وفھمہ وحسن تقریرہ وبھاء تحریرہ
اھ فقال لعلہ لم ینظر فیہ مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقۃ واعتمد علی علم تلمیذہ
قلت کلا بل قد صرح فی ھذا التقریظ انہ رآہ
من اولہ الی آخرہ وقال لعلہ لم ینظر فیہ نظر
تدبر قلت کلا بل قد صرح فیہ انہ رآہ بنظر
غائر وھذا لفظہ فی التقریظ انّ احقر الناس
رشید احمد الکنکوھی طالع ھذا الکتاب
المستطاب البراھین القاطعۃ من
اولہ الی آخرہ بامعان النظر اھ

اور تنقیص علمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اسے کتابِ مستطاب
تالیفِ نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحتِ ذکاء و فہم و حسنِ تقریر و بہاءِ
تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
انھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی۔ بولا
شاید انھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا
ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ "اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہٰی۔

بحقّ الذی کابر وانہ لایھدی کید المکابرین

ومن کبراء ھؤلاء الوھابیۃ الشیطانیۃ

رجل آخر من اذناب الکنکوھی یقال لہ اشرف علی
التانوی صنف رسیلۃ لاتبلغ اربعۃ اوراق
وصرح فیھا بان العلم الذی لرسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم بالمغیبات فان مثلہ حاصل
لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بھیمۃ
وھذا لفظہ الملعون إن صح الحکم علی ذات
النبی المقدسۃ بعلم المغیبات کما یقول بہ
زید فالمسئول عنہ انہ ماذا اراد بھذا
البعض الغیوب ام کلھا فان اراد البعض فأی
خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ فان مثل ھذا
العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی
ومجنون بل لجمیع الحیوانات والبھائم وان اراد
الکل بحیث لا یشذّ منہ فرد فبطلانہ ثابت نقلا
وعقلا اھ **اقول** فانظر الی آثار ختم اللہ تعالی
کیف یسوّی بین رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم وبین کذا وکذا وکیف
ضل عنہ أنّ علم زید وعمرو
وعلم عظماء ھذا المتشیخ الذین
سماھم بالغیوب لایکون ان کان الا

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ
ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقۂ وہابیہ
شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دُم چھلوں
میں ہے جسے **اشرف علی تھانوی** کہتے ہیں اُس نے ایک
چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور
اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ
ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔ اور اُس کی ملعون
عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا
اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب
سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو
زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
بھی حاصل ہے الی قولہ اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں
اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا
بطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں
اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور
کیونکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو
اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے
نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو بعض

ظنا واما العلم اليقيني بها أصالةً لانبياء الله تعالى
وما حصل به القطع لغيرهم فانما يحصل
بانباء الانبياء عليهم الصلاة والسلام لا غير
الم تر الى ربك كيف يقول وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ
رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وقال عز من قائل عٰلِمُ الْغَيْبِ
فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ
رَّسُوْلٍ الآية فانظر كيف ترك القرآن وودّع
الايمان واخذ يسأل عن الفرق بين النبي و
الحيوان كذلك يطبع الله على
قلب كل متكبر خوّان ثم انظروا
كيف حصر الامر بين مطلق العلم
والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم
حرف او حرفين وعلوم خارجة عن
العد والحد شيئا فانحصر الفضل عنده في
الاحاطة التامة ووجب سلب الفضيلة عن
كل فضل أبقى بقيةً فوجب سلب فضل
العلم مطلقا عن الانبياء عليهم الصلاة
والسلام من دون تخصيص
بالغيب والشهود وتجريان تقريره
الخبيث فيه اظهر من جريانه

بطورِ ظن حاصل ہوگی۔ اور غیب پر علمِ یقینی تو اصالۃً خاص
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو
جن امورِ غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے
بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے
کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ
اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو
چن لیتا ہے۔ اور اسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا)
اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط
نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس
شخص نے کیسا قرآنِ عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا
اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے
ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر
خیال کرو اس نے کیونکر مطلق علم اور علمِ مطلق میں حصر کر دیا
اور ایک دو حرف جانے اور ان علموں میں جن کے لیے
حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اس کے نزدیک فضیلت
اسی میں منحصر ہوگئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب
واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے
تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی
فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب
ہوا۔ اور علمِ غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی

في علم الغيب فان حصول مطلق العلم ببعض
الاشياء لكل انسان وحيوان اظهر من
حصول بعض علوم الغيب لهم ثم اقول لن
ترى ابدا من ينقص شان محمد صلى الله تعالى عليه
وسلم وهو معظم لربه عز وجل كلا والله
انما ينقصه من ينقص ربه تبارك وتعالى
كما قال عز وجل وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ وان ذلك التقرير الخبيث ان لم يجر
في علم الله عز وجل فانه يجري بعينه من
دون كلفة في قدرته سبحنه وتعالى كأن
يقول ملحد منكر لقدرته العامة سبحنه و
تعالى متعلما من هذا الجاحد المنكر لعلم محمد
صلى الله تعالى عليه وسلم انه ان صح الحكم على ذات
الله المقدسة بالقدرة على الاشياء كما يقول
به المسلمون فالمسئول عنهم انهم ماذا
ارادوا بهذا البعض الاشياء ام كلها فان
ارادوا البعض فاي خصوصية فيه لحضرة
الالوهية فان مثل هذه القدرة على الاشياء
حاصلة لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل
لجميع الحيوانات والبهائم وان ارادوا الكل بحيث
لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت عقلا و

تقریرِ خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی وجانور
کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علمِ غیب
حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں
ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔
حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے
رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل
نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا کی قدر
نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علمِ اللہ عزوجل میں
جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے
جاری ہے۔ جیسے کوئی بے دین جو اللہ سبحنہ وتعالیٰ کی
قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علمِ محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی
ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جاتا اگر بقول مسلمانان
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر
بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی
کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور
اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک
فرد بھی خارج نہ ہے تو اس کا بطلان دلیلِ نقلی وعقلی سے

نقلا فان من الاشياء ذاته تعالی شانه و
لا قدرة له علی نفسه والا لکان مقدورا فکان
ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الٰها فانظر
الی المجوس کیف یجرّ بعضه الی بعض والعیاذ
بالله رب العٰلمین وبالجملة هؤلاء الطوائف
کلهم کفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیة
والدرر والغرر والفتاوی الخیریة ومجمع الانهر
والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار
فی مثل هؤلاء الکفار من شك فی کفره و
عذابه فقد کفر اه وقال فی الشفاء الشریف
ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام
من الملل او وقف فیهم او شك اه وقال فی
البحر الرائق وغیره من حسّن کلام اهل الاهواء
او قال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان
ذلك کفرا من القائل کفر المحسّن اه وقال
الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی
فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر
یکفر وکل من استحسنه
او رضی به یکفر اه فالحذر الحذر ؛

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاوٰی خیریہ و مجمع الانہر اور
درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملّتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ بچاؤ بچاؤ احتیاط احتیاط

ایتها الماء والمدرس ؛ فان الدین
اعز ما یؤثر ؛ وان الکافر لا یوقر ؛
وان الضلال اهم ما یحذر ؛
وان الشر اجلب للشر ؛ وان
الدجال شر منتظر ؛ وان اتباعه
اوفر واکثر ؛ وان عجائبه
اظهر واکبر ؛ وان الساعة
ادهی وامر ؛ ففروا الی
الله ؛ فقد بلغ السیل زُبَاه ؛
ولا حول ولا قوة الا بالله ،
وانما اطنبنا فی هذا المقام ،
لان التنبیه علی هذا من
اهم المهام ؛ وحسبنا الله
ونعم الوکیل ، وافضل الصلاة
واکمل التبجیل ، علی سیدنا
محمد واٰله اجمعین ، والحمد لله رب
العٰلمین ، انتهی کلام المعتمد المستند
هذا ما اردنا عرضه علیکم ، ورجونا کل
خیر وبرکة لدیکم ؛ افیدونا الجواب ؛
ولکم جزیل الثواب ؛ من الملك الوهاب ؛
والصلوٰة والسلام علی الهادی للصواب ؛

اے مٹی اور پانی کے پتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جاتی ہیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو ان
لوگوں کے پیروؤں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ پانی
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے۔ ہم نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد ﷺ
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ——— یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔
یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام ہدایت کرنے والے حق

والآل والاصحاب ، الیٰ یوم الجزاء والحساب ،
۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس سنۃ ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ
زادھا اللّٰہ شرفا وتکریما آمین۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا وشمار تک ۔
۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ کو مکہ مکرمہ میں لکھا گیا
اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے ۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

(١) صورۃ ما حررہ البحر الطمطام ، الحبر القمقام ، العلامۃ الھمام ، والرحلۃ القرم الکرام ، برکۃ الانام ، المفضال المقدام ، المتبتل الی اللّٰہ ، التقی النقی الاواہ ، شیخ العلماء الکرام ، ببلد اللّٰہ الحرام ، سیدنا ومولانا الشیخ **محمد سعید بابصیل** ، اسبل اللّٰہ علیہ من منّہ ابسط ذیل ، مفتی الشافعیۃ ، بمکۃ المحمیۃ ،

(١) **تقریظ دریائے زخّار عالم کبیر جلیل المقدار علّامہ بلند ہمت مرجعِ مستفیدین سردارِ کریم برکتِ خلق صاحبِ فضل وتقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحبِ دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرمِ محترم میں شافعیہ کے مفتی سیدنا ومولٰنا محمد سعید بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔**

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جعل علماء الشریعۃ المحمدیۃ بھجۃ الوجود ، وملأ بارشادھم وایضاحھم الحق المدائن والنجود ، وحرس بنضالھم عن دین سید المرسلین ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ، اور اُن کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اور ان کی حمایتِ دینِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملتِ پاکیزہ کی چار دیواری کو

سور ملتہ المطھرۃ عن التعدی علیہ وابطل بادلتھم الواضحۃ ضلال المضلین الملحدین ، **اما بعد** فقد نظرت الی ما حررہ ونقحہ العلامۃ الکامل ، والجھبذ الذی عن دین نبیہ یجاھد ویناضل ، اخی وعزیزی الشیخ **احمد رضا خاں** فی کتابہ الذی سماہ **المعتمد المستند** ، الذی رد فیہ علی رؤس اھل البدع والزنادقۃ الخبثاء بل ھم اشر من کل خبیث ومفسد ومعاند وبین فی ھذہ الرسالۃ مختصر ما الفہ من الکتاب المذکور وبین فیھا اسماء جملۃ من الفجرۃ الذین کادوا ان یکونوا بضلالھم من اسفل الکافرین فجزاہ اللّٰہ فیما بین وھتک بہ حجۃ خبثھم وفسادھم الجزاء الجمیل ، وشکر سعیہ واحلہ من قلوب اھل الکمال المحل الجلیل ، قالہ بفمہ ، وامر برقمہ ، المرتجی من ربہ کمال النیل ، محمد سعید بن محمد بابصیل ، مفتی الشافعیۃ

دست درازی سے محفوظ فرمایا ، اور اُن کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا ، بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس علامہ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت **احمد رضا خاں** نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ **المعتمد المستند** میں جس میں بدمذہبی وبیدینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے ، بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اُس میں اُن چند فاجروں کے **نام** بیان کیے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے **کمینہ تر کافروں** میں ہوں تو اللہ اُسے اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اُس نے ان کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ جزاء عطا فرمائے ۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے اور اہلِ کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا کرے ۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد باصبیل نے کہ مکہ معظمہ میں

بمكة المحمية ، غفر الله لـه ولوالديه ولمشايخه ومحبيه واخوانه وجميع المسلمين.

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

صورة ما زبره اوحد العلماء الحقانية ، وافرح العظماء الربانية ، ذو المناصب والمحامد ، فخر الاماثل والاماجد ، الورع الزاهد ، والبارع الماجد ، شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة ، مانع الزيغ والفساد ، مانح الفيض والسداد ، مولينا الشيخ احمد ابو الخير ميرداد ، حفظه الله تعالىٰ الى يوم التناد ،

تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانہ کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد و اکابر کے فخر صاحب زہد و ورع، حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی و فساد کے روکنے والے فیض و ہدایت کے بخشنے والے مولانا شیخ ابو الخیر احمد میرداد اللہ عزوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي منّ على من شاء

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر جاہا

بالفيض والهداية التي هي من اعظم النعم ، وتفضل عليه بالاصابة في كل ملحظ بباله وسنح ، احمده ان جعل علماء امة نبينا كانبياء بني اسرائيل ، ورزقهم الملكة في استنباط الاحكام باقامة البرهان والدليل ، واشكره اذ رفع لمن انتصب منهم لاقامة الحق أعلاما ، وخفض معاندهم اذ صيرهم في الخافقين أعلاما ، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة عبدٍ نطق بخلاصة التوحيد ، وجعله في جيد الزمان كالعقد الفريد ، واشهد ان سيدنا ومولينا محمدا عبده ورسوله الذي بعثه للعلمين نورا وهدىً ورحمة ، وارسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيف مبسوطا لهذه الامة ، صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله المصابيح الغرر ،

فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق و مطابق تحقیق ہے۔ میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائید حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق و مغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و آقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے نور و ہدایت و رحمت کر کے بھیجا اور انہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں

واصحابہ نجوم الھدی وعقود الدرر،
اما بعد فالعلامۃ الفاضل، الذی
بتنویر ابصارہ یُجَلّی المشاکل والمعاضل،
المسمّی باحمد رضا خاں قد وافق اسمہ
سماہ، وطابق در الفاظہ جوھر معناہ،
فھو کنز الدر فائق المنتخب من
خزائن الذخیرۃ، وشمس المعارف
المشرقۃ فی الظھیرۃ، کشاف مشکلات
العلوم فی الباطن والظاھر، یحق
لکل من وقف علی فضلہ ان یقول
کم ترک الاول للاٰخر ؎

وانی وان کنت الاخیر زمانہ
لاٰت بما لم تستطعہ الاوائل

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا ما ابداہ فی ھذہ الرسالۃ، المقرونۃ بالقبول
والتعظیم والجلالۃ، المسماۃ بالمعتمد المستند من الادلۃ
والبراھین، والقول الحق المبین، القامع لاھل الکفر
والملحدین، فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا
لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لا شبھۃ
انہ من الکفرۃ الضالین المضلین، المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور
موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک
علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور
دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضا خاں** جو
اسم بامسمّٰی ہے اور اُس کلام کا موتی اُس کے معنی
کے جوہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا
خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چنا ہوا اور معرفت کا
آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات
ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر
آگاہ ہوئے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے
بہت کچھ چھوڑ گئے۔ ؎

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں کو ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے
باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم و جلالت
مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و
الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اس لیے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو
جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک
کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

من الدین، مُروق السھم من الرمیۃ
لدی کل عالم من علماء المسلمین،
المؤیدۃ لما علیہ اھل الاسلام و
السنۃ والجماعۃ، الخاذلۃ لاھل البدع
والضلالۃ والحماقۃ، فجزاہ اللہ تعالی
عن المسلمین المقتدین بائمۃ الھدی
والدین الجزاء الوافی، ونفع بہ
وبتألیفہ فی الاول والاٰخر، ولا زال علی
ممر الزمان، رافعا لواء الحق ناصر الاھلہ
بتعاقب الاکوان، ومتع اللہ الوجود بحیاتہ
ومابرح ملحوظا بعون اللہ وعنایاتہ،
محفوظا بالسبع المثانی، من کید کل عدو
وحاسد شانی، بجاہ عظیم الجاہ خاتم
الانبیاء والمرسلین، صلی اللہ تعالی علیہ وعلی
اٰلہ وصحبہ اجمعین، رقمہ فقیر ربہ، واسیر
ذنبہ، احمد ابو الخیر بن عبد اللہ
میرداد، خادم العلم والخطیب
والامام، بالمسجد الحرام۔

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے
تمام علماء کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سنت و
جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و
حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالی
مصنف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت و
دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات
اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور
وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد
دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالی اُس کی
زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و
عنایات الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآن عظیم ہر دشمن و
حاسد و بد خواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے
صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و
مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے
آل و اصحاب سب پر درود بھیجے۔ یہ لکھا محتاج اللہ
گرفتار گناہ احمد ابو الخیر بن عبد اللہ
میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا
خادم و خطیب و امام ہے۔

صورۃ ما سطرہ مقدام العلماء
المحققین، وھمام العظماء المدققین

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین والا ہمت
کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار

العریف الماہر، والظریف الباہر، والسحاب الہامر، والقمر الزاہر، ناصر السنۃ، وکاسر الفتنۃ، مفتی الحنفیۃ سابقا، ومحط الرحال سابقا ولاحقا، ذو العز والافضال، مولینا العلامۃ الشیخ صالح کمال، توجہ ذو الجلال، بتیجان العز والجمال،

بزرگ صاحبِ نورِ عظیم ابرِ بارندہ ماہِ درخشندہ، ناصرِ سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دور دور سے جاتے ہیں، صاحبِ عزت و افضال مولانا علامہ شیخ صالح کمال۔ جلال والا عزت و جمال کے تاج اُن کے سر پر رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی زین سماء العلوم بمصابیح العلماء العارفین، وبین لنا ببرکاتہم طرق الہدایۃ والحق المبین، احمدہ علی ما من بہ وانعم، واشکرہ علی ما خص وعمم، واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ترفع قائلہا علی منابر النور، وتدفع عنہ شبہ اہل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اُس کے احسان و انعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُس کے خاص اور عام افضال پر اُس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہات

والفجور، واشہد ان سیدنا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی اوضح لنا الحجۃ، وابان لنا طریق المحجۃ، اللہم فصل وسلم علیہ وعلی الہ الطیبین الطاہرین، واصحابہ الفائزین المفلحین، والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین، لاسیما العالم العلامۃ بحر الفضائل، وقرۃ عیون العلماء الاماثل، مولانا الشیخ المحقق برکۃ الزمان **احمد رضا خان**، البریلوی حفظہ اللہ وابقاہ، ومن کل سوء ومکروہ وقاہ، **اما بعد** فعلیکم السلام، ایہا الامام المقدام، ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی الدوام، ولقد اجبت فاصبت، وحققت فیما کتبت، وقلدت اعناق المسلمین قلائد المنن، وادخرت عند اللہ سبحنہ الاجر الحسن، فابقاک اللہ لہم حصنا منیعا، وحباک من لدنہ اجرا عظیما ومقاما رفیعا، وان ائمۃ الضلال الذین سمیتہم کما قلت ومقالک فیہم بالقبول حقیق

اُس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں جنھوں نے ہمارے لیے حجت واضح کر دی اور کشادہ راہ روشن فرمائی۔ الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیرووں پر قیامت تک، بالخصوص اُس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے اماثل کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت **احمد رضا خاں** بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے۔ حمد و صلاۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ۔ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں دادِ تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو اجر اور بلند مقام دے اور بیشک **گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے

فهم والحال ما ذكرت كفار مارقون من الدين ، يجب على كل مسلم التحذير منهم ، والتنفير عنهم ، وذم طريقتهم الفاسدة ، وآرائهم الكاسدة ، واهانتهم بكل مجلس واجبة ، وهتك الستر عنهم من الامور الصائبة ،

ورحم الله القائل ؎

من الدين كشف الستر عن كل كاذب
وعن كل بدعي اتى بالعجائب

ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

اولئك هم الخاسرون ، اولئك هم الضالون ، اولئك هم الظالمون ، اولئك هم الكافرون ، اللهم انزل بهم بأسك الشديد ، واجعلهم ومن صدق اقوالهم ما بين شريد وطريد ، ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام ۱۳۲۴ھ قاله بفمه ،

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پردہ کا فر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمور صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ہے

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سامنے بد دینوں کی جو لائیں عجب باتیں بری

دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں ۔ وہی گمراہ ہیں ۔ وہی ستمگار ہیں وہی کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اُنہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود ۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے ۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا

وامر برقمه ، خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة سابقا غفر الله له ولوالديه ومشائخهم واحبابه وخذل اعداءه وحساده ومن يسوء اساءه آمين ۔

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علماء کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے ۔ اللہ اُن کے اور اُن کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

صورة مارقمه العلامة المحقق ، والفهامة المدقق ، مشرق سنا الفهوم ، مشرق ذكاء العلوم ، ذو العلو والافضال ، مولينا الشيخ علي بن صديق كمال ، ادامه الله بالعز والجمال ،

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت وافضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اعز الدين القويم بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلتهم انجما يستضاء بهم في الازمنة الدهماء الحوالك الظلم ، وشهبا تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دین صحیح کو علمائے با عمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی و کجی

والبدع فیصوس وارمسم ، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃً اَدَّخِرُھا الیوم الزحام ، واشھد ان سیدنا محمدا عبدہٗ ورسولہ خاتم الانبیاء العظام ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی الہ وصحبہ الکرام ،

وبعد فانا اشکر اللہ ربی علی طلوع ھذا النجم الساطع ، والدواء الناجع ، فی ھذا الزمان الفاجع الواجع ، الذی نری فیہ البدع کالسیل الدافع ، واھلھا یتناسلون من کل حدب واسع ، اللھم اَخْلِ منھم البلاد ، وقلّل بھم بین العباد ، واھلکھم کما اھلکت ثمود وعاد ، واجعل دیارھم بلاقع ، لاشک فی کفر ھؤلاء الخوارج کلاب النار وحزب الشیطان ، وحقیق بالقبول والادعاء ملجاء بہ ھذا النجم اللامع ، والسیف القامع ، رقاب الوھابیۃ ومن کان لھم تابع ، الشیخ الکبیر ، والعلم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبوں کو پُر زور ریلے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کی طرف پے در پے اُمڈے آتے ہیں۔ الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور انہیں تمام خلق میں تھوڑا کر اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے شیطان گروہ کافر ہیں اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغ بُراں استاد معظم اور نامور

الشھیر ، مولٰنا وقدوتنا **احمد رضا خان البریلوی** ، سلمہ اللہ واعانہ علی اعداء الدین المارقین عن ملۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم السلام ۔

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

صورۃ ماعنقہ البحر الزاخر ، والحبر الفاخر ، بقیۃ الاکابر ، وعمدۃ الاواخر ، الصفی المتوکل ، الوفی المتبتل ، حامی السنن ، ماحی الفتن ، مطرح اشعۃ النور المطلق ، مولینا الشیخ محمد عبد الحق ، المھاجر الالہ ابادی ، دام بالایدی والایادی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ۔

(۵) تقریظ دریائے مواج ۔ عالم کبیر صاحب فخر ۔ بقیۂ اکابر ۔ معتمد دور آخر ۔ متوکل باصفا ۔ صاحب وفا ۔ منقطع بخدا ۔ حامی سنن ۔ ماحی فتن ۔ جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق ۔ مولنا شیخ محمد عبد الحق مہاجر الہ آبادی ۔ ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایة هذه الشریعة، وجعلهم ورثة انبیائه فی العلم والحکمة وبوّأهما من رتبة عالیة رفیعة، والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد الذی جمع فیه مولاہ الفضل جمیعه، وعلی اٰله واصحابه ذوی النفوس السمیة الطیعة، ماصاح الهزار فوق الازهار ترنیمه وترجیعه، **امابعد** فقد اطلعت علی هذه الرسالة الشریفة، وماحوته من التحریر الانیق، والتقریر الرشیق، فرأیتها هی التی تقر بها العینان لا بغیرها، وهی التی تصغی الیها الاذان حیث ظهر خیرها ومیرها، اصاب صاحبها العلامة الحبر المنظام، المقوال المفضال المنعام، النحریر البحر الهمام، الاریب اللبیب القمقام، ذوالشرف والمجد المقدام، الذکی الزکی الکرام، مولنا الفهامة الحاج **احمد رضاخان**، کان الله له اینما کان، ولطف به فی کل مکان، فیما بسط وحقق، وضبط ودقق،

پسند کیا اُس کو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور بے کیا بلند و بالا مرتبہ ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار بزرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف و عزت و سبقت والے صاحب ذکا مشتہر بے نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ کثیر الفہم حاجی **احمد رضاخاں** نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس **تفصیل و تحقیق** ربط و ضبط و تدقیق میں **راہِ صواب** پائی

اقسط وشرعا، وارشد وهدی، فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباه الیه، والمعول علیه، فجزاه الله الجزاء التام، واسبغ علیه نعمه غایة الانعام، واطال ظل ظلته طوال الدهر المستدام، بارغد عیش لایسأم فیه ولایستام، بحق صندید المرسلین سید الانام، علیه وعلی اٰله الکرام، وصحابته الفخام، ازکی صلاة الله واطیب السلام، حررہ العبد الضعیف الملتجی بحرم ربه الهادی محمد عبد الحق ابن مولنا الشیخ شاہ محمد الاله آبادی، عاملهما الله بفضله العمیم۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ من الهجرة النبویة علی صاحبها الف الف صلاة وتحیة۔

محمد عبد الحق ۱۲ ۸۱ عفی عنہ

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہے کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف **رجوع** کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابد الآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب ہادی کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبد الحق ابن مولنا حضرت شاہ محمد الہ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام۔

محمد عبد الحق ۱۲ ۸۱

(۶)

صورة ما نمّقه غیظ المنافقین، وفوز الموافقین، حامی السنة واهلها، ماحی البدعة وجهلها، زینة الزمان،

تقریظ غیظِ منافقین وکام موافقین حامیِ سُنّت و اہلِ سُنّت ماحیِ بدعت و جہل بدعت زینتِ لیل و نہار

وحسنة الاوان ، منشد خطب الکرم ، محافظ کتب الحرم ، العلامة الجلیل ، والفهامة النبیل ، حضرة مولینا السید اسمٰعیل خلیل ، ادامهما اللّٰه بالعز والتبجیل ،

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه الواحد الاحد القهار ، القوی العزیز المنتقم الجبار ، المتعالی بصفات الکمال والجلال ، المتنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال ، الذی لیس له ضد ولا ند ولا امثال ، ثم الصلوٰة والسلام علی افضل العٰلمین ، سیدنا محمد بن عبد اللّٰه خاتم النبیین و المرسلین ، المنقذ لمن تبعه من الخزی و الردی ، الخاذل لمن استحب العمی علی الهدی ، **اما بعد** فاقول ان هؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال ، غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعه کخلیل الانبهتی واشرفعلی وغیرهم لا شبهة فی کفرهم

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سید اسماعیل خلیل اللہ تعالےٰ انہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت و انتقام و جبروت والا جو صفات کمال و جلال کے ساتھ متعال ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں

بلا مجال ، بل لا شبهة فیمن شك بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال ، فان بعضهم منابذ للدین المتین ، وبعضهم منکر ما هو من ضروریاته المتفق علیه بین المسلمین ، فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام ، کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام ، فان ما اتوا به شیئ تمجه الاسماع ، وتنکره العقول و القلوب والطباع ، ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هؤلاء الضالین المضلین ، الفجرة الکفرة المارقین من الدین ، انما حصل لهم ما حصل من سوء الاعتقاد ، بناء علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد ، والاٰن حصل لی علم الیقین الذی لا شك فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین ، وبعضهم یدعی النبوة منکرا لختم النبیین ، وبعضهم یدعی انه عیسٰی وبعضهم یدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشدهم فی الحقیقة هؤلاء الوهابیة لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں کہ ان میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُنکا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اُس کا مبنیٰ بد فہمی ہے کہ عباراتِ علمائے کرام کو دیکھے اور اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

اللہ واخزاھم ، وجعل النار ماواھم ومثواھم ، یلبسون علی العوام ، الذین ھم کالانعام ، بانھم ھم المتبعون للسنۃ ، وان غیرھم من السلف الصالح الائمۃ ، فمن دونھم مبتدعون ، وللسنۃ الغراء تارکون ومخالفون ، فیالیت شعری اذا لم یکن ھؤلاء لنھجہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متبعین فمن المتبع لہ واحمد اللہ تعالی علی ان قیض ھذا العالم العامل والفاضل الکامل ، صاحب المناقب و المفاخر ، مظھر کم ترک الاول للاخر ، فرید الدھر ، وحید العصر ، مولنا الشیخ **احمد رضا خان** سلمہ اللہ الرب المنان ، لابطال حججھم الداحضۃ ، بالآیات والاحادیث القاطعۃ ، کیف لا وقد شھد لہ عالم مکۃ بذلک ، ولو لم یکن بالمحل الارفع لما وقع منھم ذلک ، بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا ،

ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے ۔ یہ بڑے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن سنت کے تارک و مخالف ہیں ۔ اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اُس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ "اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے" یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولینا حضرت **احمد رضا خاں**۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے ۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ **علمائے مکہ** اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں** دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ **اگر اُس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو۔**

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

فجزاہ اللہ خیر الجزاء عن الدین واھلہ ، ومنحہ الفضل والرضوان بمنہ وکرمہ ، والحاصل قد وجدت بارض الھند الفرق کلھا وھذا بحسب الظاھر ، والاھم بطانۃ الکفرۃ اعداء الدین ، ومرادھم بذلک ایقاع التفرقۃ بین کلمۃ المسلمین ، رب لیس الھدی الاھداک ، ولا الاء الا الاءک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ، وارنا الباطل باطلا والھمنا اجتنابہ ، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم قالہ بفمہ ، وکتبہ بقلمہ ، راجی عفو ربہ الجلیل ، حافظ کتب الحرم المکی

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے ۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے ۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت ، اور نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں ۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے ۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دور رہیں ۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السید اسمٰعیل
ابن السید خلیل

سید اسماعیل ابن
سید خلیل نے۔

۷ صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ، والفضل الشامخ، والكرم والمنن، والخلق الحسن، والبهاء والزين، مولینا العلامة السید المرزوقی ابو حسین، حفظه الله فی النشأتین

تقریظ صاحب علم محکم و فضیلت بلند و کرم و احسان و خلق حسن و نور و زینت مولانا علامہ سید مرزوقی ابو حسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة، فكانت لظلمات الضلالات ناسخة دامغة، وللهداية الی طریق الحق حجة بالغة، ومحجة من سلكها لا تزل قدمه ولا تكون زائغة، بوجود من افاض الله علينا برسالته نعما سابغة، وملأ بالعرفان قلوبا كانت فارغة، سیدنا ومولینا محمد، الذی أتاه الله الآيات البينات، والمعجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے

الباهرات، واطلعه علی ما شاء من المغيبات، صلی الله عليه وعلی آله واصحابه الذین سبقونا بالایمان سبقا، وباعوا نفوسهم فی نصرة دینه، وتمهید طرقه وتمكينه، فاولئك هم الفائزون حقا، المشرفون خلقا وخلقا، المميزون بحسن ذکر یبقی، واجر یتزاید فی صحف الاعمال ويرقی، وعلی أتباعه المتمسكين بهدیه القويم، السالكين صراطه المستقيم، لاسيما ورثته العلماء الاعلام، الذين يستضاء بنورهم فی حالك الظلام، ادام الله وجودهم علی توالی الاعصار، واطلع فی سماء المعالی سعودهم فی جميع القری والامصار، آمين اما بعد فقد من الله تعالی علی وله الحمد والشكر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة، والحبر البحر الفهامة، ذی المزایا الغریرة، والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُس کے جمانے اور اُس کے رستے آراستہ کرنے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے صورت و سیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی و ترقی پائے گا۔ اور اُن کے پیروؤں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد و شکر ہے۔ کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست علم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں

الشہیرۃ ، والتالیف الکثیرۃ ، فی اصول الدین وفرعہ ، ومفردات العلم ومجموعہ ، ولاسیما فی الرد علی المبطلین ، من المبتدعۃ المارقین ، وقد کنت سمعت بجمیل ذکرہ ، وعظیم قدرہ ، وتشرفت بمطالعۃ بعض مصنفاتہ ، التی یضیء الحق بھا من نور مشکوتہ ، فوقعت محبتہ بقلبی ، واستقرت بخاطری ولبی ،

والاذن تعشق قبل العین احیاناً ،

فلما من اللہ تعالیٰ بھذا الاجتماع ، ابصرت من اوصاف کمالاتہ مالا یستطاع ، ابصرت علماً علمہ عالی المنار ، وبحر معارف تتدفق منہ المسائل کالانھار ، صاحب الذکاء الرائع ، حامل العلوم الذی سدت بھا الذرائع ، المطیل بلسانہ فی حفظ تقریر علوم الشرائع ، المستولی علی الکلام والفقہ والفرائض ، المحافظ بتوفیق اللہ تعالیٰ علی الاداب والسنن والواجبات والفرائض ، استاذ العربیۃ والحساب ، بحر المنطق الذی تکشف منہ

ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں ۔ اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گئے تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علم کلام وفقہ وفرائض علم کے ساتھ حاوی ہے توفیق الٰہی سے مستحبات سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا ، عربیت وحساب کا ماہر ، منطق کا وہ دریا جس سے

لالیہ اہل الکتاب ، مسھل الوصول ، الی علم الاصول ، اذ لم یزل لھا ملازما ، حضرۃ مولٰنا العلامۃ الفاضل المولوی البریلوی الشیخ **احمد رضا** ، اطال اللہ حیاتہ ، وادام فی الدارین سلامتہ ، وجعل قلمہ سیفا مسلولا لایغمد الا فی رقاب المبطلین ، امین اللھم امین ، فتذکرت عند رؤیاہ ، حفظہ اللہ ، قول الشاعر ، الناظم الناثر ؎

کانت مسائلۃ الرکبان تخبرنی
عن احمد بن سعید اطیب الخبر
ثم التقینا فلا واللہ ما نظرت[له]
اذنای احسن مما قد رای بصری

ورأیت نفسی ذاعی محصر ، عن البلوغ فی وصفہ الی البغیۃ والوطر ، وقد تفضل علی الفاضل المذکور ، ضاعف اللہ لہ الاجور ، برؤیۃ ھذا التالیف الجلیل ، والتصنیف النبیل ، الذی ذکر فیہ الفرق الضالۃ الحدیثۃ ، التی کفرت ببدعھا المکفرۃ الخبیثۃ ،

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں ، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُن کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے ۔ اور اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں ۔ ویسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی تو مجھے اُنہیں دیکھ کر ۔ اللہ ان کا نگہبان ہو ۔ شاعر صاحب نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے بیان
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا ۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب مضاعف کرے ، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیف جلیل اور تصنیف پُر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہوگئے تو

[illegible]

[illegible]

فرفعت اكف الضراعة ، متشفعا
بصاحب الشفاعة ، طالبا من الله حفظ
الايمان ، مستعيذا به من الكفر
والفسوق والعصيان ، وان يحفظ جميع
المسلمين ، من سريان عقائد الكفرة
المضلين ، ويجزى حضرة المؤلف خير
الجزاء فی يوم الدين ، اذ قام مقاما تشكره
عليه جميع المؤمنين ، فی الرد علی هؤلاء
المبطلين ، بل الكذبة المفترين ، و
بيان فضائحهم ، وترهاتهم وقبائحهم
ولاشك ان ماهم عليه من الاعتقاد
فی غاية البطلان والفساد ، لاتصوغه
العقول ، ولا تصدقه النقول ،
بل مجرد اوهام وترهات ، ليس لها
ادلة ولاشبه تدرء عنهم ولاتاويلات ،
وانما هی محض اتباع للهوی ، موقع
والعياذ بالله تعالی فی الردی ، وقد
قال الله تعالی بل اتبع الذين ظلموا اهواءهم
بغير علم ومن اضل ممن اتبع
هواه وقال تعالی فلا تتبعوا الهوی
ان تعدلوا وقال تعالی ولا تتبع

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحبِ شفاعت
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت
چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظتِ ایمان کی دعا
کرتا ہوا کفر وفسق ومعصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا
اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی
سرایتِ عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو
سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ
ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں گے
ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور ان
کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔
اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں
حد درجہ کا فاسد وباطل ہے جو عقلوں کے نزدیک
کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم
جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ اُس کے لیے کوئی
دلیل ہے نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہو سکے نہ کوئی
تاویل بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے
جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک
اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے
پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر
گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک
چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

الهوی فيضلك عن سبيل الله ، وقال
تعالی ارءيت من اتخذ الهه هواه ، وقال
تعالی ، واتبع هواه فمثله كمثل الكلب
ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث ،
وقال تعالی واتبع هواه وكان امره فرطا ،
وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی الله تعالی
عنه انه قال رسول الله صلی الله تعالی عليه
وسلم ان الله تعالی حجب التوبة عن كل
صاحب بدعة حتی يدع بدعته ،
واخرج ابن ماجة عن عبد الله بن
عباس رضی الله عنهما انه قال قال
رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم ابی الله
ان يقبل عمل صاحب بدعة حتی
يدع بدعته ، واخرج ابن ماجة ايضا
عن حذيفة رضی الله تعالی عنه انه قال
قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم
لايقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلاة
ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا
ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة
من العجين ، واخرج البخاری ومسلم فی صحيحيهما
عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی الله

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے
اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی
خواہش کو خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی
طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے
اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا
اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم
رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور
ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے
جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ
روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا
جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری ومسلم
نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه حديثا طويلا وفيه فلما افاق اى
ابوموسى قال انا برئ ممن برئ منه
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحديث
واخرج مسلم فى صحيحه عن يحيى بن
يعمر قال قلت لابن عمر رضى الله تعالى
عنهما يا ابا عبد الرحمن انه قد ظهر
قبلنا ناس يقرؤن القرآن ويزعمون
ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا
لقيت اولئك فاخبرهم انى
برئ منهم وانهم براء منى
انتهى . فرحم الله امرأ ناضل
عن الحق وايده واظهره ، و
ادحض الباطل ودفعه ، ورحم
الله امرأ اعان على ذلك نصرة
للدين ، وخذلانا للكفرة المبطلين
ورحم الله امرأ تباعد عن
اهل الكفر والضلال ، واستعاذ
بالله القادر المتعال ، فى
النكوص والاضلال ، من
الوقوع فى مصايد تلك
الحبال ، قائلا الحمد لله الذى

تعالی عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے
کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا ۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار
ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاآخر حدیث
اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ ابن یعمر سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمن ہماری طرف
کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں
تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے
کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ
نہیں فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کر دینا
کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں
انتہی ۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف
مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور
باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے
اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد
اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے ۔
اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے
دور ہوا اور صبح و شام اللہ قدرت والے بلندی والے
کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے
سے ، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانى مما ابتلاهم به وفضلنى
على كثير ممن خلق تفضيلا ، فقد
اخرج الترمذى عن ابى هريرة رضى
الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم قال من رأى مبتلى فقال
الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاك
به وفضلنى على كثير ممن خلق
تفضيلا لم يصبه ذلك البلاء وقال
الترمذى حديث حسن فرحم الله
امرأ طلب لهم من الله تعالى الهداية
لترك تلك الغواية ، وطرح تلك
الاعتقادات الباطلة ، والبدع المكفرة
المضللة ، والتوبة منها ، بالاعراض
عنها ، والتوفيق ، لاقوم طريق ، فانه
تعالى لا رب غيره ، ولا خير
الا خيره ، عليه توكلت واليه انيب ،
وصلى الله تعالى على نبيه
ومصطفاه ، وآله وصحبه وكل
من اتبعه واقتفاه ، امين ،
والحمد لله رب العلمين ،
قاله بفمه ، وكتبه بقلمه ،

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا
اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا
مسلمان کیا ، سُنی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر
یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے
اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی
بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ
پہنچے گی ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اللہ
اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ
سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان
باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو
پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور
سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں ۔ اس لیے
کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر
خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اُسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے
چُنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و
اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر ۔ الٰہی ایسا ہی کر اور
سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا
اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المکی
محمد المرزوقی ابوحسین
عفا اللہ عنہ آمین ۔

مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم
محمد مرزوقی ابو حسین نے
اللہ اُس کی بخشش کرے۔ آمین

(۸)

صورة ما املاہ ذوالشرف الجلی ؛ والفخر العلی ؛ الفاضل الکامل ؛ والعالم العامل ، دامغ اہل الکفر والکید ؛ مولینا الشیخ عمر بن ابی بکر باجنید ؛ ادامہ اللہ بالتأیید والائید ؛

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہلِ مکر وکید، مولنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ؛ وعلی الہ وصحبہ اجمعین ؛ ورضی اللہ عن التابعین ، وتابعیہم باحسان الی یوم الدین ؛ وبعد فقد اطلعت علی ہذہ الرسالۃ ، للفاضل العلامۃ ؛ والرحلۃ الفہامۃ ، الشیخ **احمد رضا** ، فرأیت ان من ذکر فیہا من اہل الزیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادہ کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت **احمد رضا**۔ اور میں نے دیکھا کہ جن گروہوں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدین مارقون ؛ وفی طغیانہم یعمہون ؛ اسأل مولای العظیم ان یسلط علیہم من یقمع شوکتہم ، ویقطع دابرہم ؛ فاصبحوا لا تری الا مساکنہم ، ان ربی علی کل شیٔ قدیر ، وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین ؛ والحمد للہ رب العلمین ؛ قالہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ
عمر بن ابی بکر
باجنید

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

(۹)

صورة ما حبرہ ؛ حامل لواء العلماء المالکیۃ ؛ مطرح الانوار العرشیۃ والفلکیۃ ، الفاضل البارع ، الخاشع المتواضع ؛ ذو التقیٰ والنقیٰ ؛ مفتی المالکیۃ سابقا ، مولینا الشیخ عابد بن حسین ، زینہ اللہ بازین زین ؛

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحب خشوع وتواضع و پرہیزگاری وپاکیزگی، پیشین مفتی مالکیہ مولنا شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

وعلیك ایها المفضال ، سلام الله المتعال ، الحمد لله الذی اطلع فی سماء العلماء شموس العرفان ، فانار احوا بانوارها الساطعة عن الدین غیاهب ذوی البهتان ، والصلاة والسلام علی اکمل من اختصه مولاه بعلم المغیبات ، وجعله نورا ماحیا غیاهب التلبیس عن الملة الحنیفیة بقواطع الآیات ، ونزهه عن جمیع النقائص کالکذب والخیانة ، فمعتقد خلافه کافر یستحق بالاجماع الاهانة ، وعلی آله الامجاد ، واصحابه الاسیاد ، اما بعد فانه لما وفق الله لاحیاء دینه القویم فی هذا القرن ذی الفتن والشر العمیم ، من اراد به خیرا من ورثة سید المرسلین ، سید العلماء الاعلام ، وفخر الفضلاء الکرام ، وسعد الملة والدین ، احمد السیر ، والعدل الرضا فی کل وطر ، العالم العامل ذو الاحسان ،

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔ سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انھوں نے اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹادیں، اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور اُنھیں ایسا نور کیا جو ملتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سے پاک کیا۔ اِن کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد و صلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم باعمل صاحبِ احسان

حضرة المولی احمد رضا خان ، فقام فی ذلك بفرض الکفایة ، وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة ، ومن الله علی فی اسعد الاوقات ، واشرف الطوالع وابرك الساعات ، بالتیمن بشمس سعوده ، والنیاذ بساحة احسانه وجوده ، والوقوف علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی اقام فیها البراهین ، وبین فیها انواع الضلال ، الصادر من اهل الخبال ، وهم غلام احمد القادیانی ، ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی وخلائفهم من اهل الضلال والکفر الجلی ، وسود بها وجه ضلالهم المبین ، فذکرت عند ذلك قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یأتی امر الله ،

حضرت مولیٰ احمد رضا خان تو اُس نے اس باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ اسکے آفتابِ سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھولا جو اہلِ فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی وغیرہم گنگھوے کا فران گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے

سلہ یعنی اسی قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو دنیا میں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انھیں خدا جانتا ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

سلہ [illegible]

صلی اللہ وسلم علیہ ، وعلی آلہ ومن انتمی
الیہ فجزی اللہ مؤلفہا حیث قام
بھذا الامر الواجب ؛ وکشف بشموسہ
عن وجہ الدین الغیاھب ،
وقمع ضلال المبطلین ، المفسدین
عقائد ضعفاء المسلمین ، عن
الاسلام والمسلمین خیرا لجزاء ،
وابقی بدر سعودہ منیرا فی سماء
الشریعۃ الغراء ، ووفقہ الی ما
یحبہ ویرضاہ ۔ وانالہ من الخیر غایۃ
مایتمناہ ، آمین اللّٰھم آمین ، قالہ
بفمہ ، وامر برقمہ ، خادم العلم
بالدیار الحرمیۃ ، محمد عابد ابن المرحوم الشیخ
حسین مفتی السادۃ المالکیۃ ،

اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل
اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ
اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے
آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور
کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کیا
جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام
اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور
اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن
میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ
باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنا کی انتہا تک
اُسے خیر عطا فرمائے ۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی
اُسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا
بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ
حسین مفتی سردارانِ مالکیہ نے ۔

(۱۰) تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا وپاکیزگی وذہن وذکا صاحب تصانیف وطبع لطیف مولنا علی بن حسین مالکی ۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نورِ آسمانی سے منور کرے

صورۃ مانظمہ فی سلک التحریر ، العالم
النحریر ، الصفی الزکی ، الذھین الذکی ،
صاحب التصانیف ، والطبع اللطیف ، مولانا
علی بن حسین المالکی ، نورہ اللہ بالنور الملکی ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال سلام اللہ ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمتہ وبرکاتہ ورضاہ ؛ إنّ
اعذب المقال ، حمد ذی الجلال ،
المنزہ عن النقائص والاشباہ ، الذی
ختم الرسالۃ باکرم رسول اجتباہ ،
ونزھہ وسائر رسلہ من الکذب و
النقصات ، واختصھم من
بین مخلوقاتہ بالاطلاع علی المغیبات ،
فمن الحق بھم ادنی نقص من العباد ،
فقد صار بالاجماع من اھل الارتداد ،
اللّٰھم فصلِّ علیھم وسلِّم ، والھم
وصحبھم وکرّم ، سیما نبیک
المصطفیٰ ، والہ واصحابہ اھل
الصدق والوفا ؛ امابعد فانہ
لما منّ اللہ علیّ باستجلاء نور شمس
العرفان ، من سماء صفاء ملتزم الاتقان ،
من صار محمودٌ فعلہ ، کشاف آیات
فضلہ ، وکیف لا وھو مرکز
دائرۃ المعارف الیوم ،
ومطلع کواکب سماء العلوم
فی دار القوم ، عضد الموحدین ،
وعصام المھتدین ، القاطع بصارم
البراھین ، لسان المضلین الملحدین ،

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی
رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے
کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے
جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو
سب چنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو
اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے
پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو
علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا ۔ تو جو شخص
اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماعِ اُمت مرتد ہے
الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل واصحاب پر
درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص
اپنے نبی مصطفےٰ اور اُن کے آل واصحاب اہلِ
صدق ووفا پر ۔ حمد وصلاۃ کے بعد جب اللہ تعالیٰ
نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے
جسے استوارکاری لازم ہے آفتاب معرفت کا
نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ
اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے والے
ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا
مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے
آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور
راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ بُراں سے
گمراہ گروں بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا

والرافع منار الایمان ، حضرة المولی احمد رضاخان ، اطلعنی علی وریقات بیّن فیہا کلامَ من حدث فی الہند من ذوی الضلالات وہم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ، وخلیل احمد وخلافہم من ذوی الضلال والکفر الجلی ، وانّ منہم من تکلم فی حق رب العالمین ، و منہم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین ، وانّہ قد ابطل کلام کل من ہؤلاء الضالین ، برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراہین ، وامرنی بالنظر فی کلام ہؤلاء القوم ، وماذا یستحقونہ من اللوم ، فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامہم فاذا ہو کما قال ذلک الہمام یوجب ارتدادہم فہم یستحقون الوبال ، بل ہم اسوأ حالا من الکفار ذوی الضلال ، فجزی اللہ ہذا الہمام ، حیث ابطل برسالتہ قول ہؤلاء اللئام ، وقام

ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولی **احمد رضاخاں** تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو ہند میں سے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و رشید احمد و **اشرفعلی و خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رَد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی** تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں** تو وہ سزاوار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں

ــــ حسام الحرمین ... سنت و جماعت بریلی جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۶ھ کا قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور [illegible] ... مطبوعہ بدایوں سنہ ۱۳۲۷ھ و مطبوعہ ... کی بھی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری [illegible] ... "حسام" جھپے اور ترجمہ ہے "المعتمد" کھ کھایا ہے ۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ، جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۲۶ھ

بفرض الکفایۃ فی ہذا القرن العمیم الشرور ، ونفی المسلمین عن سفسطۃ مقاصد من اہل الفجور ، عن الاسلام والمسلمین ، احسن ما جازی بہ عبادہ المخلصین ، ووفّقہ وسدّدہ لاحیاء الشریعۃ الغراء ، و اسعدہ وایدہ ونصرہ علی ہؤلاء الاشقیاء ، ولازال بدر اقبالہ طالعا فی سماء کمالہ ، آمین ، اللہم آمین ، والحمد للہ ، علی ما اولاہ ، والصلاۃ والسلام ، علی خاتم الرسل الکرام ، والہ والاصحاب ، ما یمّن بذکرہم کتاب ، قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ ، العبد الفقیر ذو الآثام ، محمد علی المالکی المدرس بالمسجد الحرام ، ابن الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ، سابقا بالدیار الحرمیۃ ۔

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلاح کرے اور اُسے سعادت و تائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کرے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے ، بندۂ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بلد مکرمہ نے

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

ثم امتدح الفاضل العلامۃ الممدوح ، حفظہ المولی السبوح ، حضرۃ مصنف المعتمد المستند ، کان لہ الاحد الصمد ، بقصیدۃ غراء ، وہی ہذہ کما تری ،

پھر فاضل علامہ ممدوح سلّمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظار ناظرین ہے۔

فاستُ ثنيتُه محاسنها لما زهت
وحلت وطابت طيبةٌ وتشرفت
وانتْ تقول لذى التفاخر انني
خير البلاد لمكةٌ دونى ثبت
انى احبُّ من البلاد جميعها
لله حقا دعوةُ الهادى وفت
وفى المطيع تضاعفت حسناته
بزيادة عما بمكة ضوعفت
وانا السماء تزينتْ بكواكب
كلُّ الانام بنورها السامى اهتدت
ما البدر بل ما الشمس الامن سنا
تلك الكواكب فى البرية اشرقت
فلذلك الخضراءُ تبرقع وجهها
وبكت من الغبراء حتى أغرقت
فاز الذى قد زار فى محبيبه
ذى المعجزات ومن به العليا ارتقت
بينا انا مصغ لطيب قولها
اذ ثمت مكةُ فى المحاسن اقبلت
تُبدى مفاخرها وقالت انني
ام القرى لجميعها بعدى انت
انا قبلة للعالمين جميعهم
وفى المشاعر والمناسك جُمّعت

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
ہے مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفےٰ کی برکت اُن کی دُعا کی برکت
نیکیاں کیے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منوّر ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انھیں کا پَرتو
مہرِ رخشاں میں درخشاں ہے انھیں کی رنگت
ہے فلک چادرِ نیلی میں اسی سے رُوپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت
کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں امِ قُریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت

[illegible]

لى بيتُ بارينا المحرم وزمزمٌ
طعمُ شفا من كل حادثة برت
وفى الصفا للطائفين ومروةٌ
وبمين رب الخلق فى قد قُبِلت
وفى الحطيم ومستجارٌ والمقا
م ومسجد حسناته قد ضوعفت
زادت على حسنات طيبةَ مائةُ
الفٍ عن الهادى الرواية أيّدت
وانا احب الارض للمولى وللمـ
ختار عند رواة آثار روت

والى باقى غير ارض الله رتبته العظيم رواية بعد انهت

انا مطلع للنيرات جميعها
فلم الفخر لطيبة اذ فاخرت
وانا التى تقصد لقصد النسك حـ
ـجم قاصدى حقا عاقد أثمت
وانا على المستطاع حجى واجب
عينا بعمر مرة قد برأت
وكفايةٌ فى كل عام قد أتى
والسيئات بها حتى قد كفرت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت
سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حرم جس میں بڑھیں ہیں حسنات
عملِ طیبہ سے مجھ کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت یہ بسبیلِ صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطے سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت
بہتریں ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے [illegible] میں ثبت
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرضِ العین
حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملے محویت

سلہ طیبۃ علی زنۃ سیدۃ عدل بہ عن الاسم الی الصفۃ اشارۃ الی ان التسمیۃ مبنیۃ علی التوصیف ومائۃ بالوقف ولا مضافۃ الی الف لما صرح العروضیون ان کل عروض محل الوقف کالضرب وذلک ان تقرء طیبۃ باسکان الباء والوقف علی التاء ومائۃ بواو الاطلاق علی ان زادت بمعنی ازدادت والفاعل مائۃ الف فیصیر العروض مقطعا ۱۲ مصححہ

[illegible]

فی کل یوم ینظر المولی الی
اهلی برحمته ابتداءً قد ثبت
فیعم حتی النائمین بساحتی
فضلاً برحمته ومغفرةٍ وفت
وبکل یوم مائة عشرون من
رحمات مولی الخلق بی قد انزلت
للطائفین والناظرین لکعبة
والراکعین علیهم قد قسمت
انا مهبط الوحی الکریم ومظهر ال
ایمان والطاعات بی قد نوّعت
حبی من الایمان جاء وانی
انفی کما الکیر الخبائث اذبلت
وانا المقدسة الحرام العرش والب
لد الامین صلاح اسمائی سمت
فی اکثر القرآن انزل ربنا
منی سری بدر فانصح اشرقت
لما اطالت فی تمدح نفسها
قامت وقالت طیبةٌ هی طولت
حسبی بما جزم الانام بانها
خیر البقاع لطیبها ممن حوت
وکم الاصول تشرفت بفروعها
فبأحمد اباؤه قد شرفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز گا
ابتداءً میرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو ان کی بھی لکھت
ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پہ اہلِ طاعت
اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت
مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہیں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت
جزوِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورہ حداد صفت
پاک عزت حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
میرے اسماء ہیں مطلع مرے نام و نسبت
مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
جب کہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت
مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفےٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

بی من ریاض الخلد روضةٌ قربة
بی تم بدر الدین ای جُمعت
بی اربعون من الصلاة براءة
بی منبر الهادی علی حوض ثبت
انفی الخبائث قد اتی کالکیر بی
محراب طٰه بترعرتی فضلت
قال النبی بانها من جنة
وبتفله من خیر مبعوث حلت
انا طابةٌ انا دار هجرة من سما
بی قربة عن حج بیت قدمت
وبی الاساءة لا یضاعف ذنبها
اما بمکة فالاساءة ضوعفت
منی قبور الصاحبین وعترة
اسنوا ضیاء الارض منهم نورت
لما سمعت مقال کل منهما
قلت اطلبا حکما عدا لله نمت
ذا خبرة مولی المعارف والهدی
رب البلاغة من به الدنیا زهت
ذا عفة ذا حرمة عند الملا
ذا فطنة منها العلوم تفجرت
شرح المقاصد فهو سعد الدین
بل کانه شرح المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دیں مجھ میں ہوئیں جمیع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کواں عرش ہے جس کی شہرت
کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طہ کا مکانِ ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک ہے۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سن سن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لیے چاہو حکم با نصفت
ربِ بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علوم کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس کی شرحِ مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کیے موقفِ دین و ملت

عضد الهداية فخرنا محمود فيـ
ـلي انه كشاف اي احكمت
ابدى معاني المشكلات بيانه
ببديع منطقه الجواهر نظمت
ايضاحه بدلائل الاعجاز اثـ
ـرار البلاغة منه حقا اسفرت
قالا ومن هو قد توثقنا به
قلت العزيز ومن به التقوى صفت
محيي علوم الدين احمد سيرة
عدل رضا في كل نازلة عرت
مولى الفضائل احمد المدعو رضا
خان البريلي من به الخلق اهتدت
قالا وانعم بالمحكم ذي التقى
نعلي تقدمه البرية اجمعت
الطيب بن الطيب بن الطيب بـ
ـن ذوي الهدى ايات رفعته رقت
فابن العماد عماده من كشف ذا
حجا بها حجج ابن حجة ادحضت
قاضي القضاة فما الخفاجي عنده
الا كبدر دون شمس اشرقت

وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیاں ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
اس سے اسرارِ بلاغت کی جِلا ہے زینت
بولے وہ کون ہے ہم ملتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت
وہ رضا حاکمِ ہر حادثہ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِ کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکمِ صاحب تقوے
جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلفِ اہلِ ہدے
جس کی آیات بلندی میں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلط
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

املى العلوم فهل سمعت بمثله
املى وذا اياته قد شوهدت
لازال بدرا كماله بسماء عز
ذي جلاله يهدي العباد اذا غوت
صلى وسلم ربنا الهادي على
رب الكمال ومن به الخلق اختمت
والال والاصحاب طرا ما بكت
مزن من الانهار حيث تبسمت

یا در علم کھائے کوئی اس کا سا سنا
صاحبِ فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت
دائماً بدرِ کمال اس کا سمائے عز پر
ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
ربِ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سلسلے میں بند گیرے ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جب تک گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

بحمد الله وعونه وحسن توفيقه
وصلى الله على من جعله هاديا
لطريقه
واله .

حسین
محمد علی بن
۱۳۱۰

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق
سے ۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی
راہ کا ہادی بنایا اور
اُن کی آل پر ۔

حسین
محمد علی بن
۱۳۱۰

(۱۱) صورة ما املاه الشاب التقي ، المحصل المترقي ،
ذو الجمال والزين ، مولينا جمال بن محمد
بن حسين ، نزهه الله عن كل شين ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله
بالهدى ودين الحق ، وجعله خاتما
لرسله وهاديا الى صراطه المستقيم

(۱۱) تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و
جمال و زینت مولنا جمال بن محمد بن حسین
اللہ تعالیٰ انہیں ہر نقص سے منزہ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو
اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

لكافة الخلق ، وجعل ورثة الانبياء علماء دينه القويم الذائبين عن الحق غياهب الاشقياء ، والصلاة والسلام على سيد الانام ، واله الكرام ، و اصحابه الفخام ، امابعد فانى قد اطلعت على كلام المضلين الحادثين الأن فى بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم الخزى المبين ، وهم اخزاهم الله تعالى غلام احمد القاديانى ، ورشيد احمد واشرفعلى ، وخليل احمد وخلافهم من ذوى الضلال والكفر الجلى ، فجزى الله حضرة ذى الاحسان ، المولى احمد رضاخان عن الاسلام والمسلمين احسن الجزاء ، حيث قام بفرض الكفاية وردّ عليهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذاباً عن الشريعة الغراء ، ووفقه لما يحبه ويرضاه ، وبلّغه من الخير ما يتمناه ، أمين ، اللّٰهم أمين ، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وسلم۔

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیھم السلام کا وارث بنایا جو حق پر بختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و صلوۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں** جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کردیا اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں تو اللہ تعالٰے حضرت صاحب احسان مولٰی **احمد رضاخاں** کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں اُن کا رَدّ لکھا شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسب مُراد اُسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے

قاله بفمه ، وامر برقمه ، احد المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية سابقا

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳

اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳

صورة ماكتبه جامع العلوم ، ونابع الفهوم ، حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ، المتقن ، اللين ، الخاشع ، المتواضع ، نادرة الزمان ، مولينا الشيخ اسعد بن احمد الدهان المدرس بالحرم الشريف ، دام بالفيض والتشريف ،

تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع وتواضع نادر روزگار مولنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

حمدا لمن ايد الشريعة المحمدية على مدى الايام ، وايد الملة الحنيفية بأيمة اقلام العلماء الاعلام ، وقيض لها فى كل عصر من الاعصار ، حماة وانصار ذوى عزائم واخطار ، يحمون حوزتها ، ويقوون صولتها ، ويقررون حجتها ، ويوضحون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

فجتھا ، وھکذا فی کل عصر ، یتجدد النصر ، ویحصل للعدو القہر ، حتی ینتم الامر ، والصلاۃ والسلام علی من سن سنۃ الجہاد ، وامر بتجرید سیوف الحجج من الاغماد ، لتزدع اھل الکفر والعناد ، والبغی والفساد ، وعلی اٰلہ واصحابہ الذین ھم لحزب اللہ نجوم ولحزب الشیطان الخاسر رجوم ، و بعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ الجلیلۃ التی الفھا نادرۃ الزمان ، ونتیجۃ الاوان ، العلامۃ الذی افتخرت بہ الاواخر علی الاوائل ، والفھامۃ الذی ترک بتبیانہ سحبان باقل ، سیدی وسندی الشیخ **احمد رضا خان** البریلوی ، مکن اللہ من رقاب اعادیہ حسامہ ، ونشر علی ھام عزۃ اعلامہ ، فوجدتھا حصنا مشیدا علی الشریعۃ الغراء ، مرتفعا علی دعائم الادلۃ التی لا یاتیھا الباطل من بین یدیھا ولا من خلفھا

راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور درود وسلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل واصحاب پر جو گروہ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہ شیطان زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادر روزگار وخلاصۂ لیل ونہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں وہ جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند حضرت **احمد رضا خان** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو قابو دے اور اُس کے سر عزت پر اُس کے نشان کشادہ کرے۔ تو میں نے اس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

ولا تنھض شبہ الملحدین للقیام لدیھا فانھا متواریۃ من خوفھا ، سلت صوارم الحجج القطعیۃ علی عقائد الکفرین ، ورمت بشھبھا شیاطین المبطلین ، فحصحصت ھامتھم بذلک السیف المسلول ، و اشتھرت فضیحتھم بین ارباب العقول ، حتی ظھر ظھور الشمس فی رابعۃ النھار ارتدادھم ، اولٰئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم ، وتحقق بما اعتقدوہ انسلاخھم من الدین القویم ، اولٰئک الذین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ، فلعمری ان ھذا لھو التالیف الذی یفتخر بہ العالمون ، ولمثل ھذا فلیعمل العاملون ، فجزی اللہ مؤلفھا عن الاسلام والمسلمین خیرا فانہ قلد اجیادھم قلائد النعم ، ونصر الدین بما احکمہ من محکم ھذا التالیف الذی باد حاض حجۃ الخصم حکم ، لا زالت ایامہ

اور بیدینوں کے شبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو اُٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیراندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر بھیجے گئے اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہاں تک کہ **ان لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا** وہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام ومسلمین کی طرف سے اس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

مُشرِقَةُ السنا ، وبابه كعبة المرام والمُنیٰ ، ماترنم بمدحه مادح ، و صدح بشكره صادح ، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ، قاله بفمه ، ورقمه بقلمه ، خادم الطلبة راجى الغفران ، اسعد بن احمد الدهّان عفا الله عنه وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

اسعد الدہان راجی الغفران

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات و مقاصد رہے جب تک مدح کرنے والے اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

(۱۳) صُورةُ ماقرظ به الفاضل الاديب ، الاديب اللبيب الحاسب الكاتب ، الرّفيع المراتب ، حسنة الاوان ، مولينا الشيخ عبدالرحمٰن الدهان ، دام بالمن والاحسان ،

بسم الله الرحمٰن الرحيم ،

الحمد لله الذى اقام فى كل عصر اقواما وفقهم لخدمته ، وايدهم لدى مناضلة الملحدين بنصرته ، والصلاة والسلام على سيدنا

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولنا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان و نکوئی کے ساتھ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور صلاۃ و سلام ہمارے سردار

محمد الذى أذلّ ببعثته اهلَ الكفر والطغيان ، وعلى آله واصحابه الذين أخمدوا نار الجهل فظهر نور اليقين واضحَ البيان ، وبعد فلا شك ان القوم المسئول عنهم اهلُ الحَمِيَّة الجاهلية ، مارقون من الدين كما يمرُق السهم من الرّمية ، مستحقون فى الدنيا ضربَ[1] الرقاب ، ويوم العرض والحساب اشدّ العذاب ،

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کردیا اور اُن کے آل و اصحاب پر جنھوں نے جہل کی آگ بجھادی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد و صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے **زمانۂ کفر صریح کی پچ والے ہیں** دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطان اسلام اُن کی گردنیں مارے[1] اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فى الدنيا انما هو الى الحكام دون العوام كما ان التعذيب فى العقبیٰ ليس الا بيد ذى الجلال والاكرام اما غير السلاطين وولاة الامور فانما وظيفتهم الرد باللسان والطرد بالبيان وتحذير المسلمين عن مخالطة الشياطين ورفع الامر الى ولاة الامر ولا يكلف الله نفسا الا وسعها بل قد صرحوا فى الكتب الفقهية ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان يعزره السلطان هذا فى الممالك الاسلامية فكيف بغيرها فانه تقتله الحكام ان قتل المرتد فيكون فيه القاء بالايدى الى

[1] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام کی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ تب اور لوگ جو سلاطین و حکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں صریح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کردے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے رہوگا کہ حکام مرتد کے قاتل کو قصاص میں حکام یقینی قتل کردیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

فلعنهم الله واخزاهم، وجعل النار مثواهم، اللّٰهم كما وفقت من اختصصته من عبادك لقمع هؤلاء الكفرة المتمردين، واهّلته للذب عما جاء به النبي الامين، فانصره نصراً تعزّ به الدين، وتنجز به وعدك وكان حقاً علينا نصر المؤمنين، لاسيما علامة العلماء العاملين، زبدة الفضلاء الراسخين، علامة الزمان، واحد الدهر والاوان، الذی شهد له علماء البلد الحرام، بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تونے اپنے خاص بندوں کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تونے اس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہی اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ ہم پر مسلمانوں کی مدد کرنے کا حق ہے بالخصوص عالمان باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فضلوں کا خلاصہ علامۂ زمان یکتائے روزگار جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے

الی التهلكة والله تعالى يقول لا تلقوا بايديكم الى التهلكة وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة وفي حديث عمر و عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذي والنسائي فليتنبه لذلك فانما وقعت هذه الاحكام فانما هي للسلاطين والحكام كما صرح به في نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اه۔

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمرو وسیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے۔ ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہان (زمان) وحکام ہی کے لیے ہیں جیسا کہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

الفرد الامام، سیدی وملاذی، الشیخ احمد رضاخان البریلوی متعنا الله بحياته والمسلمين، ومنحني هدية فان هديه هدى سيد المرسلين، وحفظه من جميع جهاته على رغم انوف الحاسدين، ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم، قاله بفمه، ورقمه بقلمه، معتقدا بجنانه الراجي من ربه الغفران، عبد الرحمن ابن المرحوم احمد الدهان،

عبدالرحمن دہان ١٣٠٢

بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میری جائے پناہ حضرت احمد رضاخاں بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی روش نصیب کرے کہ اُس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ اسے اپنی زبان کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمن دہان ١٣٠٢

---

(١٤) صورة ما سطره الفاضل المستقيم، على الدين القويم، والحق القديم، المدرس بالمدرسة الصولتيه، بمكة المحمية، مولنا الشيخ محمد يوسف الافغاني، حفظ بالسبع المثاني،

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے مدرس مولنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحٰنک یا من تفردت بالکبریاء، وتنزھت عن سمۃ النقص والکذب والفحشاء، احمدک حمدًا من اعترف بعجزہ، واشکرک شکر من توجہ الیک باسرہ، واصلی واسلم علی سیدنا محمد خاتم انبیائک، وخلاصۃ اھل ارضک وسمائک، والہٖ واصحابہ عمدۃ اصفیائک، ومن تبعھم باحسان الی یوم لقائک، وبعد فانی قد اطلعت علٰی ھذہ الرسالۃ التی الفھا الفاضل العلّامۃ والحبر الفھامۃ، المستمسک بحبل اللّٰہ المتین، الحافظ منار الشریعۃ والدین، من قصُرت لسان البلاغۃ عن بلوغ شکرہ، وعجز عن القیام بحقہ وبرّہ، الذی افتخر بوجودہ الزمان، مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان**، لا زال سالکا سبیل الرشاد، وناشرا الویۃ الفضل علٰی رؤس العباد، وادامہ اللّٰہ للذبّ عن الشریعۃ الغراء، و

پاک ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستون روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے اور

مکّن حسامہٗ من رقاب الاعداء، فوجدتھا قد ھدمت معظم ارکان عقائد المفسدین المرتدین الذین ارادوا ان یطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم ویأبی اللّٰہ الا ان یتم نورہ ارغاما لانوف الحاسدین، وقد اودعت الحکمۃ وفصل الخطاب، اذھی مسلّمۃ عند اولی الالباب، ولا عبرۃ بمن انکر علیھا ممن اضلّہ اللّٰہ، وختم علٰی سمعہ وقلبہ وجعل علٰی بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللّٰہ، شعر

قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد
وینکر الفم طعم الماء من سقم

واللّٰہ انھم قد کفروا، وعن ربقۃ الدین قد خرجوا، فتعسًا لھم واضل اعمالھم، اولٰئک الذین لعنھم اللّٰہ فاصمھم واعمٰی ابصارھم، نسأل اللّٰہ السلامۃ من تلک الاعتقادات، والعافیۃ من ھاتیک الخرافات،

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھادیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد ؎

دکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردیے اور آنکھیں اندھی۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خير الجزاء ، وانعم علينا وعليه بحسن اللقاء ، أمين يارب العلمين ، قاله بفمه ، ورقمه بقلمه ، معتقداله بجنانه ، اضعف خلق الله خادم طلبة العلم محمد يوسف الافغانى ، بلغه الله الامانى ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حسن دخوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرے سارے جہان کے مالک۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوق خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

(۱۵) صورة مارقمه ذو الفضل والجاه ، اجل خلفاء الحاج المولوى الشاه امداد الله ، مدرس الحرم الشريف والمدرسة الاحمدية ، بمكة المحمية ، مولانا الشيخ احمد المكى الامدادى ، لازال محفوظا بامداد الهادى ؛

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی بہ مدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

له الحمد والآلاء من شيد اركان الاسلام ونصب اعلامها ، وضعضع بنيان اللئام ونكس ازلامها ، وجعل سيدنا محمدا للرسل فعلا وللانبياء ختامها ، اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا صمدا تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه به اهل الزيغ والشرك تعالى الله عما يقول الظٰلمون ، واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذى خصه الله بعلم ما كان وما يكون ، وهو الشفيع المشفع وبيده لواء الحمد آدم ومن دونه تحت لوائه يوم يبعثون ، وبعد فيقول العبد الضعيف ، الراجى لطف ربه اللطيف احمد المكى الحنفى القادرى الچشتى الصابرى الامدادى ، انى اطلعت على هذه الرسالة ، المشتملة على اربع توضيحات المؤيدة بالادلة القاطعة ، والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنة ، كانها أسنة فى قلوب الملحدين ، فرأيتها صمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين ، فجزى الله مؤلفها خير الجزاء وحشرنا الله واياه تحت لواء سيد الانبياء ، كيف لا وهو البحر الطمطام ، اتى بالادلة الصحيحة غير

اُسی کے لیے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں۔ خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو گمی اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند و بالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہوگزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہوں گے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

بمقام ، وحقیق ان یقال فی حقه انه قائم لنصرة الحق والدین ، وقمع اعناق الملاحدة والمتمردین ، الا وهو التقی الفاضل ، والنقی الکامل ، عمدة المتاخرین ، واسوة المتقدمین ، فخر الاعیان ، مولانا المولوی الشیخ محمد احمد رضا خان ، کثر الله امثاله ونفع المسلمین ، بطول حیاته آمین ، لا ریب ان هؤلاء مکذبون للادلة صریحا فیحکم علیهم بالکفر فعلی الامام اید الله به الدین ، وقصم بسیف عدله اعناق الطغاة والمبتدعة والمفسدین ، کهؤلاء الفرق الضالة الباغین ، والزنادقة المارقین ، ان یطهر الارض من امثالهم ، ویریح الناس من قبائح اقوالهم وافعالهم ، وان یبالغ فی نصرة هذه الشریعة الغراء التی لیلها کنهارها ونهارها کلیلها فلا یضل عنها الا هالک ، ویشدد علی

علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بے دینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولٰنا مولوی حضرت **محمد احمد رضا خاں** اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازی عمر سے نفع بخشنے کے لئے الٰہی ایسا ہی کر۔ **کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحۃً** دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں **تو اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا** تو سلطان اسلام (کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے **یہ گمراہ فرقے** طاعت سے نکلے ہوئے دہریے بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے مگر جو ہلاک ہوا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ

هؤلاء العقوبة الی ان یرجعوا الی الهدی ، ویکفوا عن سلوک سبیل الردی ، ویتخلصوا من شر الشرک الاکبر ، ویبادی علی قطع دابرهم ان لم یتوبوا بالله اکبر ، فان ذلک من اعظم مهمات الدین ، ومن افضل ما اعتنی به فضلاء الائمة وعظماء السلاطین ، وقد قال الامام الغزالی رحمه الله فی نحو هؤلاء الفرق ان القتل[له] منهم افضل من قتل مأة کافر لان ضررهم بالدین اعظم واشد اذ الکافر تجتنبه العامة لعلمهم بقبح ماله فلا یقدر علی غوایة احد منهم واما هؤلاء فیظهرون للناس بزی العلماء والفقراء والصالحین مع انطوائهم علی العقائد الفاسدة والبدع القبیحة فلیس للعامة الا ظاهرهم الذی بالغوا فی تحسینه واما باطنهم المملوء من تلک القبائح والخبائث فلا یحیطون به ولا یطلعون علیه لقصورهم

ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل[له] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ و سخت تر ہے اس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوتے ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہری دیکھتے ہیں جس کو انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

[له] هذا الی سلطان الاسلام لا غیر کما تقدم التصریح به انفا ۱۲ یعنی یہ سلطان اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گذری ۱۲

عن ادراك المخائل الدالة عليه فيغترون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير فيقبلون ما يسمعون منهم من البدع والكفر الخفي ونحوهما ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا لضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولى محمد الغزالى عليه رحمة البارى ان قتل[1] الواحد من امثال هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا في المواهب اللدنية ان من انتقص من شان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فيقتل فكيف من عاب الله والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم من باب اولى فالى الله المشتكى والنجوى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هي واحفظنا عن الغواية واهلها ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ، واغفر

اس سے ہے کہ وہ قرائن جن سے اُس کا باطن پہچانا جائے اُن تک ان کی رسائی نہیں تو اُن کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب اُنہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بدمذہبیاں اور چھپے کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کرلیتے یا اور حق سمجھ کر اُس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ اُن کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُس کا کیا حال ہے؟ جو اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے۔ الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں

[1] تقدم مرارا وفى نفس هذا الكلام انه ليس لغير سلطان الاسلام ۱۲ اور کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ یہ شبہہ یہ (حکم قتل) بادشاہ اسلام کے سوا کسی کو نہیں ۱۲۔

لنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب ، وارزقنا برضاك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب ، هذا ما قاله بلسانه ، وزبره ببنانه ، الراجى عفو ربه البارى احمد المكى الحنفى ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادرى الچشتى الصابرى الامدادى المدرس بالحرم الشريف المكى وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية سنة ۱۳۲۴ھ غفر الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا مصليا مسلما .

اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔ یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے امیدوار معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔ اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

(۱۶) صورة ما حررة العالم العامل ، والفاضل الكامل ، مولنا محمد يوسف الخياط ، ادامه الله على سوى الصراط ،

تقریظ عالم باعمل فاضل کامل مولنا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ انہیں راہِ راست پر قائم رکھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ، سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم . من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مؤلف

احمد رضا خان شکر اللہ سعیہ ما فی هذه الرسالة من هذه المنکرات الفاحشة، التی فی غایة الغرابة، التی لا یشک احد منها ممن یؤمن باللہ والیوم الآخر لاشک انهم ضالون مضلون کفار یخشی منهم الخطر العظیم علی عوام المسلمین، خصوصاً فی الاصقاع التی لا ینصر حکامها الدین، لکونهم لیسوا من اهله ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکة، ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانهم، وقمع فسادهم ان یقوم بما استطاع من ذلک کما فعل حضرة المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیہ ولہ الید الطولی عند اللہ ورسولہ واللہ تعالی اعلم

کتبہ الحقیر محمد بن

یوسف خیاط۔

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش قبول کرے، اس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحش شنیع باتیں ہیں جو حد درجے کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں جہاں کے حاکم دین اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجا لائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(۱۷) صورة ما کتبہ الشیخ الجلیل المقدار، الرفیع المنار، مولینا الشیخ محمد صالح بن

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ

محمد بافضل ادام اللہ فیوضہ علی الصغار والکبار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدک اللّٰهم یا مجیب کل سائل، و اصلی واسلم علی من هو لنا الیک اشرف الوسائط والوسائل، رغماً علی انف کل مجادل معاند، وطرداً لکل مصادر فی ذلک ومطارد، واسألک الرضا عن العلماء الاماثل، القائمین بخدمة الشریعة فلا احد لهم فی ذلک مماثل

اما بعد فان اللہ جلت عظمتہ، و عظمت منتہ، قد وفق من اختارہ من عبادہ للقیام بخدمة هذه الشریعة الغراء، واملہ بثواقب الافهام فاذا اظلم لیل الشبهة اطلع من سماء علمه بدراً وهو العالم الفاضل، الماهر الکامل، صاحب الافهام الدقیقة، والمعانی الرفیعة، حضرة المؤلف لکتابه الذی سماه المعتمد المستند، وتصدی فیه للرد علی اهل البدع و الکفر والضلال بما فیه مقنع

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مؤلف کتاب مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اس میں بد مذہبوں کافروں گمراہوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن هو بطریق الحق
لا یجحد ، وهو الامام احمد رضا خان
وبین فی رسالته هذه التی تصفحتها
مختصر کتابه المذکور وبین لنا اسماء
رؤساء الکفر والبدع والضلال مع
ماهم علیه من المفاسد واکبر المصائب
فباؤا بخسران مبین ، وعلیهم الوبال الی
یوم الدین ، فقد احسن المؤلف فی
ابتداع هذا التصنیف ، واجاد فی
اختراع هذا الترصیف ، فشکر الله
سعیه وامده بالبراهین ، لقمع
الملحدین ، بجاه سید المرسلین ،
سیدنا محمد صلی الله علیه وعلی اٰله
واصحابه اجمعین ، اٰمین یارب
العلمین ، رقمه الراجی عفو ربه
والفضل ، محمد صالح بن
محمد بافضل ۔

دل کی آنکھیں ہیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں
اور وہ امام احمد رضا خاں ہے۔ اُس نے
اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی
کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سردارانِ کفر و بدمذہبی
و گمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور
سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کئے
کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن
تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ
تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت
خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے
اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے
اُس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالیٰ اُن
اور اُن کے آل و اصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما
اے سارے جہان کے پروردگار۔ یہ لکھا اپنے رب کے
عفو و فضل کے امیدوار
محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

(۱۸) صورة ما زبره الفاضل الکامل ، ذو محاسن
الشمائل ، والفیض الربانی ، مولنا الشیخ عبد الکریم
الناجی الداغستانی حُفظ من شر کل حاسد وشانی ،

تقریظ فاضلِ کامل نیکو خصائل صاحب فیضِ یزدانی مولنا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں

بسم الله الرحمن الرحیم وبه نستعین

الحمد لله رب العلمین ، والصلٰوة
والسلام علی سیدنا محمد واٰله و
صحبه اجمعین امابعد فان هؤلاء
المرتدین ، قد مرقوا من الدین ، کما
یمرق الشعرة من العجین ، کما قاله النبی
الامین ، وکما صرح به صاحب هذه الرسالة
المسطرة ، بل هم الکفرة الفجرة ، فقتلهم
واجب علی من له حدٌّ ونصلٌ وافر ، بل
هو افضل من قتل الف کافر ، فهم
الملعونون ، وفی سلک الخبثاء منخرطون
فلعنة الله علیهم وعلی اعوانهم ،
ورحمة الله وبرکاته علی من
خذلهم فی اطوارهم ، هذا ، و
صلی الله علی سیدنا محمد واٰله وصحبه
اجمعین ، خادم العلم الشریف فی
المسجد الحرام عبد الکریم
الداغستانی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے
اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن کے آل و اصحاب پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ
یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے
آٹے میں سے بال جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اور جیسے کہ اس رسالۂ مسطورہ کے
مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں
سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے[1] کا اختیار اور سنان و
پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ
ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون
ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو
اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور
جو انہیں اُن کی بد اطواریوں پر مخذول کرے اُس پر
اللہ کی رحمت و برکت۔ اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود
بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے
آل و اصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں
علم کا خادم عبد الکریم داغستانی۔

[1] وهو سلطان الاسلام فی ممالک الاسلام اعز الله نصره الی یوم القیام اما عامة المسلمین فانما لهم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفیر الاخوان عن استماع کلام کل شیطٰن ، فانما یکلف الله نفسا الا وسعها ۱۲ منہ ترجمہ
وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روز قیامت اُس کی مدد و نصرت فرمائے)
رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رد و دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت
دلانا ہے کہ اللہ ہر گز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر ۱۲۔

(۱۹) صورة ما سطره الشارب من منهل الایمان الیمانی، الفاضل الکامل البالغ منتهی الامانی مولانا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی، لازال محفوظا و محظوظا باطائب التهانی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک اللّٰھم حمد اھل ودادک، من وفقتھم للعمل علی وفق مرادک، فادّوا ما حملوہ من اعباء الدیانة، مع شھودھم العجز والاستکانة، لولا ان امددتھم بالفتح والاعانة، ونسألک اللّٰھم فی سلکھم انتظاما، ومن مقسم الفضل معھم اقتساما، ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم، واُوتی جوامع الکلم، وعلی اٰله المیامین، واصحابه اصحاب الیمین، اما بعد فان من جلائل النعم التی لا تثبت فی ساحة شکرھا ان تقیض الشیخ الامام، والبحر الھمام،

(۱۹) تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار اُنھوں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے اور قسمت فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے۔ اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھائے اور علوم دیے اور جامع و مختصر کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت

برکة الانام، وبقیة السلف الکرام، احد الائمة الزھاد، والکاملین العباد، احمد رضا خان للرد علی ھؤلاء المرتدین، الضالین المضلین، المارقین من الدین، مروق السھم من الرمیة اذ لا یشک ذو لب فی ردتھم وضلالھم، ومروقھم من الدین، جعل اللہ التقوی زادہ، ورزقنی وایاہ الحسنی وزیادة، واناله من الخیرات ما اراده، اٰمین، بجاہ الامین، رقمه اقل الخلیقة، بل لاشیٔ فی الحقیقة، فقیر رحمة ربه، واسیر وصمة ذنبه، خویدم طلبة العلم فی المسجد الحرام، سعید بن محمد الیمانی، غفر اللہ له ولوالدیه ولمشایخه ولجمیع المسلمین، اٰمین،

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

برکت تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی با احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ کوئی **عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامت گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبان علم کے چھوٹے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶

صورة ما کتبه الفاضل الحادی:

للدلائل والدعاوی، الحائد الزاوی،

(۲۰) تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں روکنے والے باز رکھنے والے

عن کل المساوی، مولینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی، حفظ عن شر کل غبی وغاوی؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ و صحبہ وسلم، الحمد للہ العلی الاعلی، الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی، وکلمۃ اللہ ھی العلیا، سبحنہ من الہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان، وعن امکان النقائص وسمات الحدوث والامکان، سبحنہ وتعالی عما یقول الظلمون علوا کبیرا، والصلاۃ والسلام علی افضل خلق اللہ علی الاطلاق، واوسعھم علما واکملھم فی الخلق والاخلاق، من اتاہ اللہ علم الاولین والاخرین، وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النبیین، کما علم ذلک من ضروریات الدین، التی ثبتت بسواطع ادلۃ البراھین، سیدنا ومولنا محمد بن عبد اللہ

سب برائیوں سے مولنا حضرت حامد احمد محمد جداوی، ہر بدفہم و گمراہ کے شر سے محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند وبالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات وممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حسنِ صورت وحُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع وبلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد، المبشر بہ علی لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد، صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ والتابعین، ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین، اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التایید والتابید سنتھم واسنتھم والسنتھم واقلامھم رماحا فی نحور المارقین من الدین، کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون، اما بعد فقد طالعت ھذہ النبذۃ التی ھی انموذج المعتمد المستند، فوجدتھا تذکرۃ من عسجد، وجوھرۃ من عقود در ویاقوت وزبرجد، قد نظمھا بید الاجادۃ، فی سلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ، العمدۃ القدوۃ العالم العامل، الحبر البحر الزخر العذب المحیط الکامل، المحبوب المقبول المرتضی، محمود الاقوال والافعال مولنا الشیخ احمد رضا، متعنا اللہ

گروہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء ومرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنت وجماعت کے کوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے؛ قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک گوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل محیط محبوب ومقبول وپسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولنا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور

والمسلمین بحیاته ، ونفعه ونفعنا وایاهم فی الدارین بعلومه ومصنفاته تدل علی ان اصلها حجة حق بالغة ، وشمس هدی باهرة بازغة ، ولأدمغة الاباطیل دامغة ، ولظلمات شبهات اهل الزیغ ماحیة ماحقة ، حق اضحت بانوارها وحق الحق زاهقة ، کیف وهی لباب فی بابها ، ومصیبة فی جوابها ، اذ لاشك ان من تلطخ بالانجاس المنفرة ، من ارجاس بدع العقائد المکفرة ، کان حریا بان یکفر ، ویحذر عنه کل احد ولو کافر اوینفر ، اذهو اکبر الکبائر ، وحاشا ان یکون من الاکابر ، بل هو اصغر الاصاغر ، ویجب علی کل عاقل ان یعظه ولا یعظم ، وکیف ومن یهن الله فماله مکرم ، فان صلح حاله ، والا وجب بالتی هی احسن جداله ، فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کیے اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوالِ باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہل کجی کی اندھیریوں کو مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس بحث میں مغز ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی ان کفری عقائد نو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ اُسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص حتی کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے تو اُس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کرے

والا وجب[۱] قتله وقتاله ، وکان فی مستقر سقر مآله ، الا وان القلم احد اللسانین ، وان اللسان احد السنانین ، وان خنجر قاب البدع المکفرة احد الحسامین ، وان احسان المجادلة بقواطع الحجج احد الجهادین ، والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان الله لمع المحسنین ، سبحن ربك رب العزة عما یصفون ، وسلم علی المرسلین والحمد لله رب العلمین ،

فبہا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو انہیں قتل کرے[۱] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ۔ اور کفری بدمذہبیوں کی گردن کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے اور حق سبحنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش کریں اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بےشک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے پاک ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد حامد　　محمد حامد

---

[۱] ای ان کان القائل بشرذمة قتلهم سلطان الاسلام وان کانت لهم فئة قاتلهم بجنود الاسلام واما العلماء والعامة فلهم الرد علیه بالتحریر والتقریر کما افاده بقوله الا وان القلم الخ اهـ

ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوج اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الی آخرہ ۱۲۔

المدینة
والتسجیلات
الفواكه الهنية
١٣٢٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۰) صورة ما حررہ تاج المفتین، وسراج المتقنین، مفتی السادة الحنفیة، بمدینة الامینة الصفیة، ناصر السنة بالنجدة والباس، مولنا المفتی تاج الدین الیاس لا زال مبجلا عند اللہ وعند الناس،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمة انك انت الوھاب، ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۱) تقریظ تاج مفتیان چراغ اہل اتقان مدینۂ با امن وصفا میں سرداران حنفیہ مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار مولنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہان حق میں

الشاھدین، سبحنك جل شانك، وعز سلطانك، وسطع برھانك، وسبق الینا احسانك، تقدست ذاتك وصفاتك، وتنزھت عن المعارض اٰیاتك وبیناتك، نحمدك علی ان ھدیتنا لدین الحق، وانطقتنا بلسان الصدق، وارسلت الینا سید الانبیاء، وخاتم الرسل الاصفیاء، سیدنا محمد بن عبد اللہ ذا الاٰیات الباھرة، والحجج الساطعة القاھرة، والمعجزات الباقیات الظاھرة، فاٰمنا به واتبعناه، ووقرناه ونصرناه، فلك الحمد كما یجب والثناء الجمیل، علی ما ھدیتنا الیه من سواء السبیل، فصل یا ربنا وسلم علی ھادینا الیك، ودالنا علیك، صلاة تلیق بك منك الیه، وسلم وبارك كذلك علیه، واٰله

لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تو نے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کر دیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی و درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اُس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل

وذويه ، واجزِ حملة شرعه في كل عصر ، وحماة دينه في كل مصر ، بافضل ما تجازى به المحسنين ، وبادفر ما تثيب به المتقين ، وبعد فقد اطلعت على ما حرره العالم النحرير ، والدراكة الشهير ، جناب المولى الفاضل الشيخ احمد رضاخان من علماء اهل الهند ، اجزل الله مثوبته ، واحسن عاقبته ، في الرد على الطوائف المارقة من الدين ، والفرق الضالة من الزنادقة الملحدين ، وما افتى به في حقهم في كتابه المعتمد المستند فوجدته فريدا في بابه ، ومجيدا في صوابه ، فجزاه الله عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء ، وبارك في حياته حتى يزيح به شُبَه اهل الضلالة الاشقياء ، وكثر في الامة المحمدية امثاله ، واشباهه واشكاله ، آمين الفقير اليه عز شانه ، محمد تاج الدين ابن

اور علاقہ والوں پہ اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو اُن سب جزاؤں سے افضل جزا جو نیکوکاروں کو ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں۔ بعد حمد و صلاۃ میں مطلع ہوا اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیار کرے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں اور اُس پر جو اُن کے حق میں اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں فتوے دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ راقم فقیر محمد تاج الدین ابن

المرحوم مصطفى الياس الحنفى
المفتى بالمدينة المنورة غفرله

مرحوم مصطفٰے الیاس حنفی
مفتی مدینہ منورہ غفرلہ۔

(۲۲) صورة ما سطره اجل الافاضل ، امثل الاماثل ، القوال بالحق وان ثقل وشق ، مفتى المدينة سابقا ، ومرجع المستفيدين لاحقا ، الفاضل الربانى ، مولينا عثمان بن عبد السلام الداغستانى ، دام بالتهانى ، وفوز الآمال والامانى ،

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وحده ، اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة البهية ، والمقالة الواضحة الجلية ، فوجدت مولنا العلامة ، والبحر الفهامة حضرة احمد رضاخان قد انتدب للرد على هذه الطائفة المارقة من الدين ، الكفرة السالكة سبيل المفسدين ، فاظهر فضائحهم القبيحة في المعتمد المستند فلم يبق من شنائعهم الفاسدة شيئا الا وزيفها فلله در ...

(۲۳) تقریظ عمدۃ العلماء ، افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت و گراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و ماویٰ فاضل ربانی مولٰنا عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد و صلاۃ بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہرہ و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ خارج از دین کافر فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کے لیے فریاد رسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں ظاہر کیں بس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر رد کیے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے

التمسك بتلك العجالة السنية ، تعفر
فی بیان الرد علیھم بکل واضحة دامغة
جلیة ، لاسیما المتصدّی لحمل رایة
ھذہ الفرقة المارقة التی تدعی
بالوھابیة ، ومنھم مدّعی النبوة
غلام احمد القادیانی والمارق الآخر
المنقص لشان الالوھیة والرسالة
قاسم النانوتی ورشید احمد الکنکوھی
وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی
التانوی ومن حذا حذوھم فجزی اللہ
خیراً حضرة الشیخ **احمد رضا خان**
فانہ شفی وکفی بما افتی بہ فی کتابہ
المعتمد المستند المذیل بتقاریظ
علماء مکة المکرمة فانھم یحق علیھم
الوبال ، وسوء الحال ، لانھم من
المفسدین فی الارض ھم ومن علی
منوالھم قاتلھم اللہ انی یؤفکون و
جزی اللہ حضرة الشیخ
احمد رضا خان وبارک فیہ
وفی ذریتہ وجعلہ من
القائلین ، بالحق الی یوم الدین ،

اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے
مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں گروہوں پر ظاہر
روشن و سرکوب دلیل ہوگا خصوصاً جو اس
گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان
کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین
کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں سے
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے
دوسرا نکلنے والا شان الوہیت و رسالت کا
گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی
اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی تھانوی اور جو ان کی
چال چلا۔ اللہ تعالی حضرت جناب **احمد رضا خاں** کو
جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے **شفا دی** اور
کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند
میں لکھا جس پر اس مکہ مکرمہ کے علمائے کی تقریظیں ہیں
کیونکہ ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے
اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو ان کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے
کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی حضرت
جناب **احمد رضا خاں** کو جزائے خیر دے اور
اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے اور اسے ان
میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے

الفقیر الی عفو ربہ القدیر عثمان بن
عبد السلام داغستانی
مفتی المدینة المنورة
سابقا عفا اللہ عنہ ۔

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمن بن
عبدالسلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ ۔

عثمن بن
عبدالسلام
داغستانی
١٢٩٦

صورة ما زبرہ الفاضل الکامل ، باھر
الفضائل ، ظاھر الفواضل ، طاھر الشمائل
شیخ المالکیة ، ذو الائمة الملکیة ، السید الشریف
السری ، مولینا السید احمد الجزائری
دام بالفیض الباطنی والظاھری ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمة اللہ تعالی وبرکاتہ ،
وتاییدہ ومعونتہ ورضانہ ، الحمد
للہ الذی جعل اھل السنة والجماعة ،
معززین الی قیام الساعة ، والصلاة
والسلام علی سیدنا ، وذخرنا وملاذنا و
معتمدنا ، سیدنا محمد انسان عین
ھذا الوجود ، الثابت کمالہ و
اجلالہ ، ومجدہ وافضالہ ،
لدی اھل النقل والعقل والشھود ،
القائل ما ظھر اھل بدعة الا اظھر

تقریظ فاضل کامل نہایت روشن
فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے
پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی
سید شریف سردار مولنا سید احمد
جزائری فیض باطن و ظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی
برکتیں اور اس کی تائید اور اس کی مدد اور اس کی
رضا سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اہل سنت و
جماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و
سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری
جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی
ہیں جن کا کمال و جلال و شرف و فضل متحقق و دائم ہے
اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک،
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

الله لهم حجته على لسان من شاء من
خلقه والقائل اذا ظهرت البدع او
الفتن وسب اصحابي فليظهر العالم
علمه ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة
الله والملئكة والناس اجمعين
لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا
والقائل اترعون عن ذكر الفاجر متى
يعرفه الناس اذكروا الفاجر بما فيه
يحذره الناس رواه ابن ابي الدنيا
والحكيم والشيرازي وابن عدي والطبراني
والبيهقي والخطيب عن بهز بن
حكيم عن جده[1] وعلى آله
وصحبه والتابعين، من
اهل السنة والجماعة
المقلدين، للائمة الاربعة
المجتهدين، **اما بعد** فقد اطلعت
على ما تضمنه هذا السؤال مع الاجعات
الذي عرضه حضرة الشيخ **احمد رضا
خان**، متع الله المسلمين بحياته،
ومتعه بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ لیے ہے جس بندے کی زبان
چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ جن کی
حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں
اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ
عالم اپنے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا
نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں
سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول
کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی
برائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ
اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں
مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں۔ یہ حدیث ابن
ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور
طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انھوں نے[1]
اپنے دادا سے روایت کی۔ اور اُن کے آل و صحابہ
اور سب پیروؤں پر کہ اہل سنت و جماعت
مقلدین ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ
میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو
حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے
پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی
سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازی عمر اور

[1] اى عن ابيه وهو عن ابيه جد بهز معوية بن حيدة القشيري رضي الله تعالى عنه اهـ مصححه ... [illegible]

الخلود في جناته، فوجدت ما نقله
من الاقوال الفظيعة، عن
اهل هذه البدعة الشنيعة،
كفر صراح، ومرتكبها بعد
الاستتابة دمه مباح، ومؤلفها
مستحق بتكليف مقطع لسانه،
وقطع يده وبنانه، حيث
استخف بمقام الالوهية،
واستحقر منصب الرسالة
العمومية، وعظم استاذه
ابليس، وشاركه في الاغواء
والتلبيس، فعلى من بسط الله
لسانه من العلماء الاعلام،
واطلق يده من الامراء والحكام،
ان يجتهد في ازالة
بدعتهم باللسان والسنان،
حتى يستريح منهم
العباد والبلاد

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ
**ہولناک باتیں جو ان بُری بدمذہبی والوں
سے نقل کیں صریح کفر ہیں** اور جو ان شنیع بدعتوں کا
مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے
یہاں اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی
تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ
اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ
اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے
شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے
منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد
ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے
میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی
زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور
سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں
کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان
لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء
زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں
تاکہ بندے ... [illegible] ان کی تکلیفوں سے

[1] هذه الاحكام الى قوله وقطع اللسان ... على العموم ... ترجمہ یہ احکام ... یعنی سلطان الاسلام ایدہ اللہ بنظرہ ... [illegible]

الاذهان . الا وان بمكة بيت الله الامين . طائفة منهم شياطين ، فليحذر العوام من مخالطتهم بالكلية ، فانها والله اشد من مخالطة المجذوم في الاذية . ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ، من زمنة قليلة متسترة بالتقية ، فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها ، لما هو ثابت في الحديث الصحيح من خاصيتها . هذا ونسأل الله تعالى ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين ، قاله بلسانه ، ورقمه ببنانه ، احقر الورى ، وخادم العلماء والفقراء ، شيخ المالكية ، بحرم خير البرية ، السيد احمد الجزائري المدني مولدا ، الاشعري معتقدا ، المالكي مذهبا [illegible] القادري طريقة ونسبا ، حامدا مصليا ومسلما ، معظما مبجلا متمما ، عبده .

راحت پائیں ۔ سُن لو ۔ اور اللہ کے امان والے حرم میں بھی ان شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں ۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسن نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علما و فقرا حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ [illegible] پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنی اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا ۔ بندۂ خدا

صورة ما رقمه كبير العلماء ، وكريم الكرماء ، كنز العوارف ، ومعدن المعارف ، ذو شيبة العلم الموفق من السماء ، ذو الفيض الملكوتي ، مولنا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتي ايده الله بالنصر اللاهوتي :

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ، والصلوة والسلام على خاتم النبيين ، سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ، والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين ، اما بعد فتحرير علماء الاسلام ، المقرر في هذا المقام ، هو الحق المبين ، الواجب اعتقاده باجماع علماء المسلمين ، حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الكامل المولوي احمد رضا خان البريلوي في كتابه المعتمد المستند ، ادام الله تعالى نفع المسلمين به على الابد ، والله الهادي الى الصواب ، واليه المرجع والمآب ، امر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي خليل بن ابراهيم الخربوتي ؛

تقریظ معظم علماء ، ومکرم اہل کرم خزانۂ علوم وکانِ فہوم علما میں صاحب بزرگی آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیض ملکوتی مولنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے اُن کی تائید کرے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک ۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا ۔ اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے ۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے ۔

(۲۵) صورة ما حرره الضوء المنور، والروح المصور، صورة السعادة، وحقيقة السيادة، ذو الحظ وزيادة، ودلائل الخيرات، وجلائل المبرات المجيد الرشيد، مولانا السيد محمد سعيد، شيخ الدلائل، لا زال بالفضائل،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي به تستنجح المطالب، وتتيسر المآرب، حمدا نتملك بيمنه، ونلجأ من المخاوف الى أمنه؛ وصلاة وسلاما يتواليان، ما توالى الملوان، على سيدنا محمد الذي اشرقت ببعثته السماء والارض، ولاذ به الخلائق عند اشتداد الهول يوم العرض، وعلى آله الذين اقتبسوا النور من اضوائه، وحفظوا اقواله وافعاله فهم لمن بعدهم في الدين قدوة، وفي الهدي المحمدي لكل تابع بهم أسوة،

(۲۵) تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت دلائلِ خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی مولٰنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب اعمال یعنی مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود و سلام کہ پے در پے آتے رہیں جب تک صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذلك كان الحفظ بهذه الشريعة الغراء مختصا بقول الصادق المصدوق لا تزال طائفة من امتي ظاهرين حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون، اما بعد فان الله جلت عظمته، وعظمت منته، قد وفق من اختاره من عباده لخدمة هذه الشريعة الغراء، وامده بثواقب الافهام فاذا اظلم ليل الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا، فصارت بذلك محفوظة عن التغيير والتبديل، بين جهابذة العلماء النقاد جيلا بعد جيل، ومن اجلهم العالم العلامة، والبحر الفهامة، حضرة الشيخ المولوي احمد رضاخان، فقد اجاد في رده في كتابه المعتمد المستند، على الزائغين المرتدين اهل الفساد والنكد، فجزاه الله

اور اسی ذریعہ سے اس شریعت روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کرکے مدد کی تو جب شبہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعت مطہرہ تغییر و تبدیل سے محفوظ ہوگئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علما، پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں اُن کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب تھے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام والمسلمین خیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم، قالہ بلسانہ، ورقمہ ببنانہ، الفقیر الی ربہ محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ اسید الدلائل غفر اللہ لہ وللمسلمین۔

محمد سعید شیخ الدلائل

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود وسلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

محمد سعید شیخ الدلائل

صورۃ ما کتبہ الفاضل الجلیل، والعالم النبیل، ذو الضیاء الشمسی والنور القمری، مولانا محمد بن احمد العمری، دام بالعیش الھنی الغض الطری:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین، و امام المرسلین، وتابعیہ باحسان الی یوم الدین، وبعد فقد اطلعت علی رسالۃ العالم العلامۃ، والمرشد المحقق الفھامۃ، صاحب المعارف والعوارف، والملھم لالھیۃ اللطائف، سیدنا الاستاذ

۲۶ تقریظ فاضل جلیل عالم عقیل شعاعِ آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیشِ خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔ اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیروؤں پر قیامت تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق کثیر الفہم عرفان و معرفت والا اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاد

علم الدین وبرکتہ، وعماد المستفید ومنتہ، العلامۃ الشیخ احمد رضا خان متع اللہ بوجودہ، وانار سماء العلوم بانوار شھودہ، فوجدتھا مکملۃ المقاصد، ومتممۃ المراصد، ومقیدۃ الشوارد، وعذبۃ المصادر والموارد، قد استحوذت علی شبہ الملحدین فاجتثتھا، واتت علی اسباب الزنادقۃ فاستاصلتھا، مع وضوح الادلۃ وسطوع البراھین، وعذوبۃ المسالک وصحۃ الموازین، فجزاہ اللہ ربہ عن نبیہ ودینہ احسن الجزاء، ووفاہ اجرہ عن الاسلام واھلہ بالمکیال الاوفی، شعر

ولازال فی الاسلام فخرا مشیدا
بہ یھتدی فی البر والبحر من یسری

قالہ فی ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ راجی دعائہ

دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر اُن کی بیخ برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی ریسوں پر حملہ کر کے اُنہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں ایک حصن حصین
جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے اُمیدوار

لہ لعل الانسب تصرّ اھ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

محمد بن احمد العمری ہے کہ حرم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

صورة ما نظمه بالترصيف : السيد الشريف، النظيف اللطيف، الماهر الحريف، ذو العز والتشريف، الغنی عن التوصيف، حضرة مولانا السيد عباس ابن السيد الجليل محمد رضوان، شيخ الدلائل عاملهما الله تعالٰی فی اليوم العبوس بالرضوان

۴۷ تقریظ محکم سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عز و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولٰنا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحانك ربنا لا نحصی ثناء عليك، فلك الحمد منك واليك، وصلاة وسلاما علی نبيك كاشف الغمة، وعلی اله وصحبه هداة الامة، ما خط قلم، وخف الی مسارعة الخيرات قدم۔ اما بعد فيقول فقير دعاء الاخوان، عباس ابن المرحوم السيد محمد رضوان، اطلقت عنان الطرف فی ميدان براعة هذه الرسالة، فوجدتها رافلة من السداد والرشاد فی حُلَلِ جمالة وجلالة، كافلةً بالرد علی اهل البدع والضلالة، فهی المعتمد المستند، لكونها المهتدی بن مفزع ومستند، قد اوضحت ما خفيت فی ادراك دقائقه الافهام، وحققت ما زلت فی حقائقه الاقدام، كيف لا وهی للعلامة الامام، الذكی الهمام، النبيه النبيل، الوجيه الجليل، وحيد العصر والزمان، حضرة المولوی احمد رضا خان، البريلوی الحنفی، لا زال مرضيا بانعام المعارف، وبدرا سائرا فی منازل لطائف العوارف، اجزل الله لی وله الثواب، ومنحنی واياه حسن المآب، ورزقنا جميعا حسن الختام، بجوار خير الانام، وبدر التمام، عليه وعلی اله وصحبه افضل الصلاة واتم السلام۔ كاتبه

پاک ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ اُمت کے رہنما ہیں جب تک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالے کے کمالات جبران کُن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے صواب و ہدایت کی پوشاک جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لیے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے۔ اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالاہمت ہے خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی۔ ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اُسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام۔ تحریر نا رغ

خادم العلم و دلائل الخیرات، فی مسجد افضل المخلوقات، عباس رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی،

بختم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ راقم مسجد سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

صورة مارقمه الفاضل العقول، احد الفحول، الطیب الزکی، الفطن الذکی، الغصن المزین بالطیب المغرسی مولنا عمر بن حمدان المحرسی، ذکره الفوز والفلاح ومانسی،

۵ تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السموت والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین، القائل لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة رواه الحاکم عن عمر وفی روایة لابن ماجة عن ابی هریرة

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیامِ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

لا تزال طائفة من امتی قوامة علی امر الله لا یضرها من خالفها، وعلی اله الهادین، واصحابه الذین شادوا الدین، اما بعد فانی قد اطلعت علی ما حرره العالم العلامة، الدراکة الفهامة، ذو التحقیق الباهر جناب الشیخ احمد رضا خان فی الخلاصة الماخوذة من کتابه المسمی بالمعتمد المستند فوجدته فی غایة التحریر فلله در مؤلفه فلقد اماط الاذی عن طریق المسلمین ونصح لله ولرسوله ولائمة الدین وعامتهم قاله فی ۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذهبا الاشعری اعتقادا خادم العلم ببلدة سید الانام، علیه افضل الصلاة والسلام،

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر مضبوط قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ہے عالم علامہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کردیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی کی۔ کہا اسے ۸ ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا اشعری ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

صورة ما سطره حفظه الله مرة اخری والمسك بالتکرار احق واحری

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی هدی من وفقه بفضله، واضل من خذله بعدله، ویسر المؤمنین للیسری، وشرح صدورهم للذکری، فامنوا بالله بالسنتهم ناطقین، وبقلوبهم مخلصین، وبما اتٰھم به کتبه ورسله عاملین، والصلاۃ والسلام علی من ارسله الله رحمة للعٰلمین، وانزل علیه کتابه المبین، فیه تبیان کل شیٔ وابطال الحاد الملحدین، فبیّنه بسنته الواضحة الادلة والبراهین، وعلی اٰله الهادین، واصحابه الذین شادوا الدین، ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین، لا سیما الائمة الاربعة المجتهدین، ومن قلدهم من جمیع المسلمین، اما بعد فقد سرّحت نظری فی رسالة الشیخ العالم العلامة باقر مشکلات العلوم، و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیئے تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو اُن کے مقلد ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولان دیا حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفهوم، بتوضیحه الشافی، وتقریرہ الکافی، الشیخ احمد رضا خان البریلوی، المسماۃ بالمعتمد المستند حفظ الله مُھجتہ، وادام بَھجتہ، فوجدتها شافیة کافیة فیما ذکر فیها من الرد علی من ذکر فیها وهم الخبیث اللعین غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب مسیلمة اخر الزمان ورشید احمد الکنکوهی، وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی التانوی فهؤلآء ان ثبت عنهم ما ذکرہ هذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی و انتقاص النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلاشك فی کفرهم ووجوب قتلهم علی کل من یمکنه ذٰلك قاله الفقیر الی الله تعالٰی عمر بن حمدان المحرسی، المالکی خادم العلم بالمسجد النبوی،

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

اُن میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیح شافی وتقریر کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں میں نے اُسے شافی وکافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مذکور نے ذکر کیں قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور جو قتل کا اختیار رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان
المحرسی
۱۳۲۰

صورۃ ما کتبه الفاضل الکامل، العالم

تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی

العامل، الطبیب المداوی، لداء اهل المساوی، السید محمد بن محمد المدنی الدیداوی، تغمدہ اللہ تعالیٰ بالفضل الحاوی

برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں اُن کو چھپائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، وآلہ وصحبہ ومن والاہ: امّا بعد فقد اطلعت علی ما سطرہ العلامۃ النحریر، والدراکۃ الشہیر، الشیخ احمد رضا خان فوجدتہ بحراً لاولی الالباب، وتریاقاً لکل مسموم حائد عن الصواب، وان قولہ حق، وادلتہ المرسومۃ صدق، فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاھا، وتکون سجیۃ سراً وجہراً حتی ینال من الخیرات منتہاھا،

کتبہ اسیر المساوی، فقیر ربہ محمد بن محمد الحبیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو اور درود وسلام خدا کے رسول اور اُن کے آل واصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نامور ہے یعنی حضرت احمد رضا خاں تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لیے سحرِ حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے تریاق۔ اور بیشک اُس کی بات حق ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُس کی طبیعتِ ثانیہ ہو جائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے۔ اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب

الدیداوی
عفی عنہ

دیداوی
عفی عنہ

(٣٠) صورۃ ما سطرہ ذو الخیر الجاری، والمنیر الساری بین الامصار والبراری، احد الاخیار من خیار الباری، الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری، المدرس بالحرم المختاری، تجلی اللہ تعالیٰ علیہ بشان الغفاری،

(٣٠) تقریظ ایسے فیض ونفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری وساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ، والصلاۃ والسلام الاتمان الداثمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ ومن تبعہ فی قولہ وفعلہ، وعلی سائر الانبیاء والمرسلین، وعلی اٰلِ وصحبِ کلٍ اجمعین، وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین، امّا بعد فقد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود وسلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار وکردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل واصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں

اطلعت علی هذه الرسالة ، فی الرد علی اهل الزیغ والکفر والضلالة ، التی الفها العالم الفاضل ، الانسان الکامل ، العلامة المحقق ، الفهامة المدقق ، حضرة الشیخ احمد رضا خان ، اصلح الله له الحال والشان ، آمین ، فوجدتها کافیة فی الرد علی هؤلاء الزائغین الملحدین المفترین علی الله تبارک وتعالی ورسول رب العالمین ، الذین یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکفرون ، اولئک الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم واصمهم عن الحق واعمی ابصارهم ، وزین لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن السبیل فهم لا یهتدون ، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ، کیف لا وهی موافقة للنصوص الصریحة ، المشهورة الصحیحة ، فجزی الله مؤلفها عن هذه الامة الخیریة الجزاء الاوفی ، و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے کافروں گمراہوں کے رد میں ہے جسے عالم فاضل انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا اللہ اس کا حال اور کام اچھا کرے الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن گمراہوں بیدینوں کے رد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے خود اللہ عزوجل اور رب العلمین کے رسول پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالی نے مُہر کر دی اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور وصحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالی اس کے مؤلف کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قرّبه ومن یلوذ به لدیه زلفی ، وایّد به السنة ، وهدم به البدعة ، وادام لامة محمد صلی الله تعالی علیه وسلم نفعه ، آمین ، کتبه الفقیر الی الله الباری محمد بن محمد السوسی الخیاری ، خادم العلم الشریف

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں انھیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے سنّت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور امّت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے اُس کا نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ اسے لکھا اللہ عزوجل خالق عالم کے محتاج محمد بن محمد سوسی خیاری نے کہ علم شریف کا خادم ہے

محمد السوسی الخیاری

(۳۱) صورة ماكتبه حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الجامع بين شرف النسب والحسب، وارث العلم والمجد أباً عن اب، المحقق الالمعي، والمدقق اللوذعي، مفتي الشافعية، بالمدينة المحمية، مولنا السيد الشريف احمد البرزنجي، عمت فيوضه كل رومي وزنجي،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وجب له الكمال المطلق لذاته في ذاته وصفاته، الذي يسبحه ويقدسه عن كل نقص من في ارضه وسماواته، وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير، فليس

(۳۱) تقریظ جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آباء و اجداد سے وارث علم وشرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولٰنا سید شریف احمد برزنجی اُن کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز

كمثله شئ وهو السميع البصير، كلامه الازلي هو الصدق وعين اليقين، و قوله الفصل والحق المبين، وافضل الصلٰوة والتسليم، واكمل الرحمة والبركة والتكريم، على سيدنا ومولٰينا محمد الذي اصطفاه ربه على العٰلمين، واٰتاه علم الاولين و الاٰخرين، وانزل عليه القراٰن المجيد، لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد، وخصه بالكمالات التي لا تستقصى، وعلّمه المغيبات التي لا تحصى، فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل على الاطلاق، واكملهم عقلا وعلما وعملا بلا شقاق، وختم به النبيين فلا رسول ولا نبي بعده، وابّد شريعته فلا تنسخ حتى تقوم الساعة و ينجز الله وعده، واٰله الطيبين الطاهرين، واصحابه المؤيدين بنصر الله على

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا، اور اُس کا کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرمادینے والا اور صریح حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چُن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی صفات میں بھی، اور **عقل وعلم وعمل میں بلاخلاف** تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرمادیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی، اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا، اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی سے دشمنوں پر

عن وهم حتى اصبحوا ظاهرين ؛
اما بعد فيقول المحتاج الى عفو ربه
المنجى : السيد احمد ابن السيد اسمٰعيل
الحسيني البرزنجي ، مفتى السادة الشافعية
فى مدينة خير البرية ، عليه افضل الصلاة
والتحية ، انى قد وقفت ايها العلامة
النحرير والعلم الشهير ، ذو التحقيق
والتحرير ، والتدقيق والتحبير ، عالم اهل
السنة والجماعة ، جناب الشيخ احمد رضا
خان البريلوى ادام الله توفيقه وارتفاعه ،
على خلاصة من كتابك المسمّى بالمعتمد المستند ،
فوجدتها على اكمل الدرجات من حيث
الاتقان والمتانة ، وقد ابنت بها الاذى عن
طريق المسلمين ، ونصحت فيها لله ورسوله
ولائمة الدين ، واثبتّ فيها براهين الحق
الصحيحة ، وامتثلت فيها قوله صلى الله
تعالى عليه وسلم الدين النصيحة ،
فهى وان كانت غنية عن الاطراء
والتبجيل ، والثناء الجميل ، لكنى احببتُ
ان اجاريها فى رهانها ، واجلوَ
عن بعض الوجوه فى مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب
ہوئے۔ حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا
مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر
صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزئین عالم اہل سنت و
جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی
اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔
میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر
واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے
اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے
مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف وہ چیز ہٹادی
اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین
کی خیر خواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک
دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُس ارشاد
کی تعمیل کی کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر
اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے
مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں میں بھی اس کا
ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبيانها ، لكى اشارك صاحبها فيما
استوجبه من الحظ الجميل ، والاجر
المدخر عند الله والثواب الجزيل
فاقول اما ما ذكر عن غلام احمد القاديانى
من دعواه مماثلة المسيح ودعواه
الوحى اليه والنبوة وتفضيله على كثير
من الانبياء وغير ذلك من الاباطيل
التى تمجها الاسماع ، وينفر عنها
مستقيمُ الطباع ، فهو فى ذلك
اخو مسيلمة الكذاب ، واحد
الدجالين بلا ارتياب ، لا يقبل
الله منه علما ولا عملا ولا قولا ،
ولا صرفا ولا عدلا ، لانه قد
مرق عن دين الاسلام مروق
السهم عن الرمية ، وكفر
بالله ورسوله واٰياته
الجلية ، فيجب على كل
مؤمن يخشى الله وعذابه ، و
يرجو رحمته وثوابه ، ان
يتجنبه واحزابه ، وان يفر
منه فراره من الاسد والجذام ؛

بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا
شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصہ میں جو اس نے
اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر و عمدہ ثواب
میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں
کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال
ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اس کی طرف
وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے
اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور
اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سننے ہی کان
پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے
نفرت کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا
بھائی ہے اور بلا شبہہ دجالوں میں کا ایک ہے
اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول
نہ فرض نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے
نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ اور
اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن
آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان کو
جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور
اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے
اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے
ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربه داء سار وبلاء جار و
شوم ، وكل من رضی بشیء من
مقالاته الباطلة او استحسنه او
اتبعه علیها فهو كافر فی ضلال مبین
اولئك حزب الشیطن الا ان
حزب الشیطن هم الخسرون ،
لانه قد علم بالضرورة من
الدین ، ووقع الاجماع من
اول الامة الی آخرها بین
المسلمین ، علی ان نبینا محمدا صلی
الله تعالی علیه وسلم خاتم النبیین
وآخرهم لا یجوز فی زمانه ولا
بعده نبوة جدیدة لاحد من
البشر ، وان من ادعی ذلك فقد
كفر ، واما الفرقة المسماة بالامیریة
والفرقة المسماة بالنذیریة والفرقة
المسماة بالقاسمیة وقولهم لو فرض
فی زمنه صلی الله تعالی علیه وسلم
بل لو حدث بعده نبی جدید لم یخل
ذلك بخاتمیته الخ فهو قول صریح فی
تجویز نبوة جدیدة لاحد بعده و

اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت
کرجانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے
اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی
بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں
اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی
میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان
ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے
بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمّتِ اسلام کا
اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی
محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سب انبیاء کے خاتم
اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے
زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ
اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ
بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور
نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا
کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے
زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے
بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اُس سے خاتمیتِ محمدیہ
میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم
کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لا شك ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع
علماء المسلمین ، وهم عند الله من الخسرین
وعلیهم وعلی من رضی بمقالتهم تلك ان
لم یتوبوا غضب الله ولعنته الی یوم الدین ،
واما الفرقة الوهابیة الكذابیة اتباع
رشید احمد الكنكوهی القائل بعدم
تكفیر من یقول بوقوع الكذب من الله بالفعل
تعالی الله عما یقولون علوا كبیرا فلا شك
ایضا ان من یقول بوقوع الكذب من الله تعالی
كافر معلوم كفره من الدین بالضرورة
ومن لا یكفره فهو شریكه فی الكفر لان
القول بوقوع الكذب من الله تعالی یؤدی
الی ابطال جمیع الشرائع المنزلة علی
نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم و
علی من قبله من الانبیاء والمرسلین
لان القول بذلك مستلزم لعدم
الوثوق بشیء من الاخبار التی اشتملت
علیها كتب الله المنزلة فلا یتصور
مع ذلك ایمان وتصدیق جازم
بشیء ، منها مع ان شرط الایمان
وصحته التصدیق الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ
علمائے اُمّت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک
زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر
راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت
قیامت تک اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفۂ
وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا
قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل
ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے" اللہ نہایت
بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ
جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے
اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو
خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے
وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزّ و جلّ سے
وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے
ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم
اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ
اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار
نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں
مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول
نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان
اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجمیع ذٰلک قال اللہ تعالیٰ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ
مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ
مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْھُمْ ۡ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ
اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ
اللّٰہُ ۚ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
ولان الرسل کلھم
اجمعین قد اتفقوا علی
صدقہ سبحٰنہ وتعالیٰ
فی جمیع کلامہ
فحینئذ یکون القول
بوقوع الکذب من اللہ
تعالیٰ تکذیبا لجمیع الرسل
ولا شک فی کفر من
یکذبھم ولا یلزم فی ذٰلک دور
بین تصدیق الرسل للہ

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔
اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں
کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری
طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و
اسحٰق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف
اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور
جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے
ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور
ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ
یہود و نصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی
طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو
راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں
تو اسے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے
شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سننے
اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام
علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ
اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہ وتعالیٰ سے
وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی
تکذیب ہوگا اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے
جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور
اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی

تعالیٰ وتصدیق اللہ للرسل
بالمعجزات لان التصدیق بالمعجزات
تصدیق بالفعل وتصدیق الرسل للہ
تعالیٰ تصدیق بالقول فانفکت الجھتان
کما وضحہ صاحب المواقف واما
استناد ھٰذہ الفرقۃ الضالۃ فی
تجویز الکذب علی اللہ سبحٰنہٗ
وتعالیٰ عما یقولون علوا
کبیرا الی تجویز بعض
الائمۃ الخُلْفَ فی
وعید اللہ للعُصاۃ فھو
استناد باطل لان کل
اٰیۃ ونص شرعی مشتمل
علی وعید لبعض العصاۃ
اذا کان ذٰلک الوعید فی
تلک الاٰیۃ او النص مطلقا
فھو مقید بمشیۃ اللہ تعالیٰ
بلا ریب لقولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ اما بالنظر
الی کلامہ النفسی الازلی فلانہ

تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر
اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شئی کا اپنے نفس پر
موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزوجل
نے جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تصدیق
معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے
(کہ اظہار معجزہ فعل الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ
عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں
جدا ہو گئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اس کی
توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے
مسئلہ امکان کذب میں جس سے اللہ پاک و
برتر اور بہت بلند ہے، اس کی سند لی ہے کہ
بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے
اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے
اس لیے کہ ہر آیت یا نص شرعی کہ بعض گنہگاروں کے
لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اس آیت
یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہ
وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ
اللہ عزوجل خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو
نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے
چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے
کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس

صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعا
ازلا وابدا لا يفترقان واما بالنظر للوحی
المنزل فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب
تعدد الأيات وافتراقها وكل مطلق فيها
محمول على المقيد منها كما هو القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذا الزوم القول بالكذب
على الله جل شانه عند من يقول بجواز
خلف الوعيد والله المستعان على ما يصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهی المذكور
فی كتابه الذی سماه بالبراهين القاطعة
ان هذه السعة فی العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص وای نص
قطعی فی سعة علم رسول الله صلی الله
تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شركا الخ فهو كفر
من وجهين الوجه الاول انه
صريح فی ان ابليس واسع
العلم دونه صلی الله
تعالى عليه وسلم
وهذا استخفاف صريح
به صلی الله تعالى عليه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں از انجا کہ آیات متعدد و جدا جدا ہیں
قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے
کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے
ان لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانی انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول الله صلی الله تعالى
عليه وسلم شركا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة على ان من استخف
برسول الله كافر وان من جعل ما هو
من الايمان شركا وكفرا كافر واما
قول اشرف على التانوی ان صح الحكم
على ذات النبی المقدسة بعلم
المغيبات كما يقول به زيد
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغيوب ام كلها فان اراد
البعض فای خصوصية فيه لحضرة
الرسالة فان مثل هذا العلم حاصل
لزيد وعمرو بل لكل صبی ومجنون
بل لجميع الحيوانات والبهائم الخ
فحكمه ايضا انه كفر صريح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلی
الله تعالى عليه وسلم من مقالة رشيد احمد
السابقة فيكون كفرا بطريق الاولی وموجبا
لغضب الله ولعنته الى يوم الدين
فهم جديرون بقوله تعالى قل

گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔
اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
حاصل ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ
کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ **تو یہ لوگ**
اس آیہ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی!

أَبِاللهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۔ هذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم

هذه المقالات الشنيعة

فنسأل الله الحنان المنان ، ان يثبتنا على الايمان ، والتمسك بسنة سيد ولد عدنان ، وان يحفظنا من نزغات الشيطان ، ووساوس النفوس واوهامها الباطلة مدى الازمان ، وان يجعل ماوٰنا في فسيح الجنان ، وصلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد الانس والجان ، والحمد لله رب العٰلمين ، امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه المنجي ، السيد احمد ابن السيد اسمٰعيل الحسيني البرزنجي ، مفتي السادة الشافعية ، بمدينة خير البرية ، عليه افضل الصلاة والتحية ،

ان سے فرمادے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے ۔ بہانے نہ بناؤ ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد ۔ یہ حکم ہے اِن فرقوں اور ان شخصوں کا اگر اُن سے یہ **شنیع باتیں** ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑوائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانا وسیع جنّت میں کرے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار انس وجان پر درود بھیجے ۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے ۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

صورة ما رقمه الفاضل الشهير ، من هو في بلاد الفهم كامير ، ولسلطان العلم مثل وزير ، مولانا الشيخ محمد العزيز الوزير ، المالكي المغربي الاندلسي ، المدني التونسي ، حفظه الله تعالى عن كل ما يسيء ،

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال ، الواجب تقديسه وتنزيهه عما لا يليق في الاعتقاد والمقال ، والصلاة والسلام على نبيه ومصطفاه ، وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه ، المبرء من كل ما يشين ، المتوجب من تنقصه كل هوان ثم عذاب مهين ، وعلى اٰله وصحبه هداة الانام ، الناقلين من دينه القويم ما تندفع به النزغات وترهات الاوهام ، وكل ذلك

تقریظ فاضل نامور جو کشورِ فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لیے بجائے وزیر ، مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد اُس خدا کو جو صفاتِ کمال کے ساتھ موصوف ہے ۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے لپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں ۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلّت دینے والے عذاب کا مستحق ہے ۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بنائیں دفع ہوجائیں ۔ یہ سب

من معجزاته على ممر الدهور والاعوام ، اما بعد فقد طالعت ماحررفي هاته الرسالة السنية ، من فضائح هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية، وقضيت من ذلك العجب ، كيف زخرف لهم الشيطان ما اراد وبلغ منهم الارب ، واختلق لهم انواعا من الكفر فهم فيها يعمهون ، وتفننوا في سلوكها فهم من كل حدب ينسلون ، حتى اعتدوا على جانب الرب الكريم وسلكوا مسلكا خبيثا ، ومن اصدق من الله حديثا ، وتجرؤا على خاتم رسله المنتخب من صميم الصميم ، المنزل عليه وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ، وما سطر بعدها من الفتاوى والاجوبة المرضية المجتثة لتلك الاباطيل من اصلها ، الطاعنة بسنان الحق ورماح الفصل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ پُر نور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔ مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنھوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

في اعناقها ونحرها ، فذهبت هباء منثورا لايذكر ، واني لظلام الديجور بقاء مع الصبح المنير الابهر ، سيما ما نقحه وهذبه صاحب الراية العلمية ، حامل لواء مذهب ابن ادريس بالديار الطيبة الزكية ، مفتي الانام ، قدوة العلماء الاعلام ، الاتي من البراعة والبلاغة في كل منزع لطيف ، شيخنا واستاذنا سيدي احمد البرزنجي الشريف ، جزى الله جميعهم خير الجزاء ، ومنحهم بره الجزيل الاوفى ، فلم يبق لمثلي مقال ، واني لا اذكر مع الرجال ، وهل يذكر مع الصقر الفراش ، او يقاس مرأى الفرس بنظر الخفاش ، لكن خشيت من عدم الاجابة بهذا الشان ، وان كنت بعيد الشأو عن فرسان هذا الميدان ، ورجوت ان تنالني مع هؤلاء الفحول بهم صبابة ، وافوز بالقدح المعلى في زمرة تلك العصابة ، وانتظم في سلك من انتضى سيفه نصرة للدين ، والله يهدي

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ و برباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہان پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ سید احمد برزنجی شریف۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسان کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیزگامی سے دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میدان کے ساتھ مجھے بھی کچھ بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں منسلک ہوں جنھوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔ اور اللہ حق کی راہ

الحق وبه استعين، فاقول مقتفيا سبيل
شيخنا المذكور، ضاعف الله الجميع
الاجور، فيما اقتحمه من التحرير و
التاصيل، وهذبه من التفريع و
التفصيل، ان انطباق الكليات على
الجزئيات وادخال هؤلاء الفرق
تحت قواعد الشريعة المطهرة وتنزيل
الاحكام بمقتضاها قد حرره سادتنا
بالاجوبة المذكورة بما لا مزيد عليه
ولا ارتياب ولا شك فيه وانما
القصد جلب بعض نصوص توجب
الاعتضاد، وتحكم اساس البنيان
والله ولي الارشاد، قال عياض
من ادعى الوحي اليه او النبوة وما
اشبه ذلك فهو كافر[1] حلال الدم قال
ابن القاسم فيمن تنبأ و

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے
استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالیٰ
اُن سب کے اجر دو چند کرے اس تنقیح میں جو انہوں نے
تخلیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور
مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا
جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعد شرعیہ کے
نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محل اقتضا پر نازل کرنا
یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں
میں کر دکھائے ایسے کہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے
نہ اس میں شک و شبہ کو راہ ہے اور میرا مقصد
صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے
تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں۔ اور اللہ
ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا
جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل
کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس کا خون[1]
حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا جو نبی بنے اور

[1] قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا ان هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايده الله نصره فان قتل احدا او اجراء الحد عليه انما هو له واليه وعلى العلماء اظهار مكائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلى العوام الفرار منهم و الاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق اھ مصححه ترجمہ بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطان اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہی کے لیے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ ان کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ م

زعم انه يوحى اليه انه
كالمرتد دعا الى ذلك سرا او
جهرا واستظهر ابن رشيد
وارتضاه ابو المودة خليل
في توضيحه انه يقتل دون
استتابة حيث اسر لا ما
اذا جهر وقال في المختصر
عطفا على ما يوجب الردة
او اعلن بتكذيبه او تنبأ
الا ان يسر على الاظهر
وحكم من سب عياذا بالله
الجناب النبوي الرفيع
او عابه او الحق به نقصا
في نفسه او نسبه او دينه
او شبهه على طريق
السب والازراء عليه
والتصغير لشانه
والعيب له فهو
ساب له حكمه
القتل قال ابوبكر بن المنذر
اجمع عوام اهل العلم على ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے
خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا
علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔
اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے
پسند کیا کہ سلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ
لیے قتل کر دے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ
کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن
چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں
اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اس حالت میں کہ
اعلان نہ کرتا ہو اس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔
اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے
یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ
نسب خواہ دین میں یا حضور کو بُرا کہنے اور
تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا
بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے
تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے ان سب کا
حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام انہیں قتل کرے۔
ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ

حکمُ السابِ لمن ذکر یقتل ومقن
قال بذلک مالک واللیث
واحمد واسحٰق وھو مذھب
الشافعی وقال محمد بن سحنون
اجمع العلماء ان الشاتم
المتنقص لمن ذکر کافر
والوعید جار علیہ بعذاب
اللہ وحکمہ عند الامۃ
القتل ومن شک فی کفرہ
وعذابہ کفر والنصوص
عن مالک من روایۃ
ابن القاسم وابی مصعب
وابن ابی اویس ومطرف
وغیرھم مشحونۃ بھا
امھاتُ کتب المذھب ککتاب
ابن سحنون والمبسوط والعتبیۃ
وکتاب محمد بن المواز وغیرھا
بان حکم من شتم اوعاب او
تنقص القتل مسلما کان اوکافرا
ولا یستتاب ونص عیاض ان ممّا
یلحق فی الحکم بمن ذکر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے
سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور
لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے
ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور
امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو
بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے
اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور
تمام اُمت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت ہے
اور جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور
امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم
اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف
وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین
کتبِ مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور
مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا
بھری ہوئی ہیں کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے
یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم
یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کر دے گا
اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔
امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین
کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ

ینفی ما یجب لہ مما ھو فی
حقہ نقیصۃ مثل ان
یغض من مرتبتہ او
شرف نسبہ او وفور
علمہ او زھدہ فحکم ھذا
الوجہ کالاول القتل دون
تلعثم ثم قال اعلم ان
مشہور مذھب مالک
فی الساب وقول السلف
وجمھور العلماء قتلہ حدا
لا کفرا ان اظھر التوبۃ
ولھذا لا تقبل توبتہ
ولا تنفعہ استقالتہ
وفیئتہ کانت توبتہ قبل
القدرۃ علیہ اوبعدھا
قال القابسی یقتل
بالسب ان اظھر التوبۃ
لانہ حد ومثلہ
لابن ابی زید
وقال ابن سحنون لا تزیل توبتہ

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا
انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے
اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد
میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی
باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو
فوراً بلاتوقف قتل کرے پھر فرمایا معلوم ہے کہ
امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب
تنقیصِ شانِ اقدس کرنے والے کے بارے
میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے
یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی
اُس کا قتل کیا جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے
کفر کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد
متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی
والہذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا
معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔
خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی
یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیص شان
کرنے پر قتل کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے
اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے
کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اُس سے قتل کو دفع

ہذا کلہ لسلطان الاسلام ایدہ اللہ نصرہ حفظا تقدم مرارا اور ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔

عنه القتل وأما ما بينه و
بين الله فتوبته تنفعه
وعلله عياض بانه حق
للنبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ولامته بسببه
لا تسقطه التوبة كسائر
حقوق الآدميين وجمع ذلك
العلامة خليل في قوله
وان سب نبيا او ملكا او
عرض او لعن او عاب
او قذف او استخف
بحقه او الحق به نقصا او
غض من مرتبته او وفور
علمه او زهده او
اضاف له ما لا يجوز
عليه او نسب اليه
ما لا يليق بمنصبه
على طريق الذم
قتل ولم يستتب
حدا فقال شراحه
ان تاب او انكر والا

نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ
معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے۔ اور امام عیاض نے
اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعے اُن کی
امت کا تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے
بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے
ان سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر
کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر
طنز کرے یا لعنت کا لفظ منھ سے نکالے یا
عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے
حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت
کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت
کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر
کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی
شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا
اور توبہ نہ لی جائے گی۔ شارحین نے کہا حاکم کو
صرف برنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت
میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے
مکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل كفرا وقال عياض في عداد
ما هو من المقالات كفر ان منها
من جوز على الانبياء الكذب
فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة
بزعمه ام لا فهو كافر باجماع
وكذلك من ادعى نبوة
احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه
وسلم او بعده او ادعى النبوة
لنفسه او جوز اكتسابها
قال خليل او ادعى شركا
مع نبوته عليه الصلاة والسلام
او بعده او جوز اكتسابها
وكذلك من ادعى انه
يوحى اليه وان لم يدع
النبوة قال فهؤلاء كفار
مكذبون للنبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لانه اخبر انه
خاتم النبيين وانه ارسل
كافة للناس واجمعت الامة
على ان هذا الكلام على ظاهره
وان مفهومه المراد منه

بربنائے کفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی
عیاض نے کلمات کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ
بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم
الصلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے
اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے
یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمت کافر ہے۔ ایسے ہی
جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا
حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادعا کرے یا
اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوت کسب سے
مل سکتی ہے۔ علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی
نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد
کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے
حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف
وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ
مدعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب
کافر ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب
کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ
وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور
یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام
امت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے
اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعا اجماعا وسمعا قال سیدی ابرهیم اللقانی ؂

وخصّ خیر الخلق ان قد تمما
به الجمیع ربنا وعمما
بعثته فشرعه لا ینسخ
بغیره حتی الزمان ینسخ

وکذلك نقطع بتکفیر کل من قال قولا یتوصل به الی تضلیل الامة وابطال الشریعة باسرها وکذلك نقطع بتکفیر من فضل احدا علی الانبیاء قال مالك فی کتاب ابن حبیب وابن سحنون وقال ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحکم واصبغ وسحنون فیمن شتم احدا منهم او انتقصه قتل[1] ولم یستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو ان سب طائفوں کے کفر میں اصلا شک نہیں یقین کی رُو سے اور اجماع کی رُو سے اور قرآن و حدیث کی رُو سے۔ ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؂

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری امت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب وابن سحنون اور ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحکم و اصبغ و سحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے موت[1] دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

---

[1] ای قتله سلطان الاسلام اید الله نصرہ ولم یعرض علیه التوبة وان تاب لم یسمع واعطی حکمه فیه لان قتله حدا والحد لا یسقط بالتوبة والحدود لا یتولاها الا السلطان کما نصوا علیه ۱۲ ترجمہ یعنی سلطان اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور یہ حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو علو حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیاء فی التوحید والایمان والوحی وعصمتهم فی ذلك فاما ما عدا ذلك من عقود قلوبهم فجماعها انها مملوة علما ویقینا علی الجملة وانها قد احتوت علی المعرفة والعلم بامور الدین والدنیا ما لا شیء فوقه وقال ایضا ومن معجزاته صلی الله تعالی علیه وسلم ما اطلع علیه من الغیب وما یکون وذلك بحر لا یدرك قعره ولا ینزف غمره من جملة معجزاته المعلومة علی القطع الواصل الینا خبرها علی التواتر وهذا لا ینافی الآیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمه من غیر واسطة واما اطلاعه علیه باعلام الله له فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اعتقادات توحید و ایمان و وحی کے بارے میں ہمیشہ پاک و منزہ ہوتے ہیں اور وہ اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ ان امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم و یقین سے بھرے ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امور دین و دنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ ان آیات میں نفی اس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتانے سے حضور کا غیب کو جاننا تو یہ امر قطعی یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ " وقال العضد فی عقائدہ ولا یجوز علی اللہ الجہل والکذب قال الدوانی والوجہ فی دفع الاستناد الی جواز الخلف فی الوعید اَنّ آیاتِ الوعید مشروطۃ بشروط معلومۃ من الآیات الاُخر والاحادیث منہا الاصرار وعدم التوبۃ وعدم العفو فیکون فی قوۃ الشرطیۃ فکأنہ قیل العاصی اذا اصرّ ولم یتُب ولم یُعفَ عنہ بالشفاعۃ وغیرہا یکون مُعاقَباً فعدمُ عقابہ لعدم تحقق واحد من تلک الشرائط لا یستلزم کذباً او یقال المراد انشاء الوعید والتہدید لا حقیقۃ الاخبار فلا کذب ونقل عیاض عن ابن حبیب واَصبغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے ۔ قاضی عضد الدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب ممکن نہیں ۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں ۔ ازا نجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے ' ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے ۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیٰ قضیہ شرطیہ ہیں ۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس حالت میں اُس پر عذاب ہوگا ۔ تو ان شروطِ عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا ۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن آیات سے مراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا ۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خلیل اثناء نازلۃ تتضمن الوقوعَ والعِیاذ باللہ فی الجناب الالٰہی ما نصہ اَیُشتَمُ ربٌّ عبدناہ ثم لا ننتصر لہ انا اذاً لعبیدُ سُوءٍ وما نحن لہ بعابدین وذکر الانشریسی فی معیارہ حکی ابن ابی زید ان الرشید سأل مالکاً عن رجل شتم وذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان فقہاء العراق اَفتَوہ بجلدہ فغضب مالک وقال یا امیر المؤمنین ما بقاء الامۃ بعد نبیہا من شتم الانبیاء قُتِل ومن شتم الصحابۃ ضُرِب واللہ یمُنّ بحسن الاتباع ویحفظنا من الزیغ والزلل وسوء الابتداع ؛ ونرجو من فضل اللہ ووعدہ ؛ النجاۃ من الوعید

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا ۔ کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے بندے ہیں اور اُس کے پوجنے والے ہی نہ ہوئے ۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا ' اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے ۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی ۔ جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے ۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

بعد له : بجاه المشفع يوم العرض والقيام : خاتم الانبياء والرسل عليه وعليهم افضل الصلاة والسلام : وعلى اله وصحبه الهادين المهديين : ومن اقتفى اثرهم الى يوم الدين : رقمه حليف العجز والتقصير : المفتقر لعفو ربه القدير : عبده محمد العزيز الوزير : الاندلسي اصلا والتونسي مولدا ومنشأ والمدني قرارا ثم بفضل الله مدفنا تحريرا في ٥ ثاني ربيعين سنة ١٣٢٤

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے، اُن کا صدقہ جو بشیر اور قیام کے دن شفاعت قبول کیے گئے اور انبیاء ورسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود وسلام اور اُن کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیرووں پر۔ اسے لکھا اُس نے جو عجز وتقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جس کے آبا واجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔

(۳۳) صورة ما سطره من في العلم تصدر : وفي الدرس تقرر، ودقق النظر، و ورح وصدر، بتوفيق من القادر، الشيخ الفاضل عبد القادر، توفيق الشلبي الطرابلسي الحنفي : المدرس بالمسجد الكريم النبوي : منحه الله تعالى من فيضه القوي :

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارک علم میں آمد ورفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده : والصلاة والسلام على من لا نبي بعده : وعلى اله وصحبه : واتباعه وحزبه : اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب لهؤلاء القوم وهم غلام احمد القادياني وقاسم النانوتي ورشيد احمد الكنكوهي وخليل احمد الانبهتي واشرف علي التانوي واتباعهم مما هو مبين في السؤال فعند ذلك يحكم بكفرهم واجراء احكام المرتدين عليهم وان لم تجز فيلزم التحذير منهم والتنفير عنهم : على المنابر وفي الرسائل : والمجالس والمحافل : حسما لمادة شرهم : وقطعا لجرثومة كفرهم : وخشية من ان تسري روح الضلالة في العالم : من مؤمني بني ادم : وانما قيدنا بالثبوت والتحقيق لان التكفير فجاجة خطرة : و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو، اور درود وسلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل واصحاب وپیروان وگروہ پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد جب کہ ثابت ومتحقق ہوجاوے جو ان کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی تھانوی اور اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے**۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اور ہم نے ثبوت وتحقیق کی قید اس لیے لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے، اور

مهايعه وَغِرة عه ؛ لم تسلكه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ، والاعتماد على قواطع براهين الائمة الاثبات ، لا بمجرد تخمين واخبار ؛ من تقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبدالقادر توفيق الشلبي الطرابلسي ، المدرس الحنفي في المسجد النبوي .

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علماء ماہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نورِ ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبرے ' اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی ۔ اور اللہ تعالے درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے ۔

عبد القادر توفیق الشلبی

عه وَغِرة : وَغِر صیغہ صفت ہے ۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنی الوَغِر سے تا لاحق کرکے جمع کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تاج العروس میں ہے المضایق الوَغِرة بالتسکین ۔ ۱۲